Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ علوم کی بستی میں

jabir.abbas@yahoo.com

از
علامہ شاد گیلانی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین

۱- علیؑ علم الاعداد کی روشنی میں
۲- علیؑ علم جعفر کی روشنی میں
۳- علیؑ ہندسوں کی روشنی میں
۴- علیؑ علم رمل کی روشنی میں
۵- علیؑ علم النفس کی روشنی میں
۶- علیؑ علم الابدان کی روشنی میں
۷- علیؑ علم زراعت کی روشنی میں
۸- علیؑ علم خواب کی روشنی میں
۹- علیؑ علم تنجیم کی روشنی میں
۱۰- علیؑ علم الجبرا کی روشنی میں
۱۱- علیؑ مابعد النفسیات کی روشنی میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ اخلاق پر اتر آئے تو طبیعت رحم دل اور شریف و دوست ثابت
ہو اور اگر غصہ پر آجائے تو ظالم اور بدترین دشمن بن جائے
مگر بہت آدمیوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

۴۔ اس عدد والا صاحب علم و ہنر عالم فاضل شعر و ادب کا شوقین ہو۔ لیکن
خودغرض اور مطلب پرست ہو گی لہٰذا استعمال کرے۔ بہتر ہے تصنیف
و تالیف ہو۔ والدین کا خدمت گزار ہو۔ اپنا بھید کسی کو نہ بتائے
اپنے فائدے کو مدنظر رکھے زندگی بخوشی گزارے مگر جھوٹ کا مقرر
کی عادت رکھے۔ قوت ارادی سے ہر میدان میں فتح پائے خطرہ ہے
کہ مالیخولیا کا مرض ہو۔ اگر نہ آجائے کسی اچھے موقع کا انتظار نہ
کیا کرے دل اس کا مطمئن ہو اور مشرقی امور میں وقت کو صرف
کیا کرے۔

۵۔ اس عدد والا سنجیدہ متین حلیم الطبع خوش نصیب صاحب قدر
و منزلت ہو۔ اہل و عیال اور عزیز و اقارب میں شادمان رہے۔
اور کبھی بڑا صاحب حکومت بلند مرتبہ اور بڑا دولت مند ہو جائے
کثیر اولاد رکھے۔ ہر کام سوچ سمجھ کر کرے۔ ملنسار اور نیک ہو۔
آزاد خیال ہو۔ کبھی عالم با عمل بن جائے اور کبھی مذہب سے
کوسوں دور رہے خوش قسمت ہو اور اپنی عمر تنگی میں
گزارا کرے۔

۶۔ اس عدد والا علم نجوم، موسیقی، رقص اور سیر و تفریح سے رغبت
رکھے۔ دولت مند ہو۔ خوشبو اور عمدہ لباس اور اغذیہ سے
محبت رکھے۔ ظاہری ترک و احتشام کا دلدادہ ہو۔ خوبصورت

عورتوں کا شیدائی ہو زندگی آرام سے گزارے گرچہ عیش پرست
ہو۔ خیالات منتشر اس کے دماغ میں اکثر ہوں۔ دینیات میں
دلچسپی ہو۔ رحم دل وفادار اور بہادر ہو تحمل مزاج اور نجوم و حکمت
میں بھی دلچسپی رکھے۔ بیوی پرست ہو۔ مگر ہر کام میں مستقل ہو

۷۔ اس عدد والا لالچی احسان فراموش خود جاہل لیکن عالم دوست
ہو اکثر صحت یا بدحالت میں مبتلا ہو عزیز و اقارب سے عناد
رکھے دوست کم اور دشمن زیادہ ہوں۔ حریص لالچی اور
احسان فراموش ہو۔ عمارتوں کا شوق ہو۔ اپنا مفاد خطرے میں
ڈال دے۔ مگر بہی واقفیت حوصلہ مند ہو اور حالات
بدل کر اچھے ہو جائیں۔ وہم دماغ سے بے بسی اور مایوسی کی طرف
اکثر مائل رہے۔ زیادہ ہوشیار نہ ہو۔

۸۔ اس عدد والا اولوالعزم اور بڑی کاوش و مقابلے کا سامنا
کرتا ہے۔ لیکن مزاج میں استقلال اور ثابت قدمی کی وجہ
سے تکالیف پر فتح یاب ہوتا ہے۔ مادی معاملات میں اسے
اچھے موقع حاصل ہوں۔ بلند حوصلگی اور قوت ارادی
کامیابی کے دروازے کھولے۔ کامیابی ہو اگرچہ اسے
بہت زیادہ جدوجہد کیوں نہ کرنا پڑے۔ بہت بڑی
مخالفت کا سامنا ہو۔ سفر زیادہ کرے۔ اوسط زندگی اچھی
گزرے۔ امن پسند۔ اتفاق کا دلدادہ ہو مگر مالی حالت
کمزور ہو۔ متواضع ملنسار اور خوش اخلاق ہو۔

۹۔ اس عدد والا پہلے آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذہن، قوت، جوش عمل بکثرت ہو، لوگ اس سے بہت فیض یاب ہوں لہ
رفاہ عامہ کے کاموں میں اور ملکی مفاد کی خاطر سیاسی تحریکیں چلائے
ملک اور قوم کا ہی خواہ ثابت ہو مگر تفکرات سے بھرپور زندگی ہو
ان تھک محنت کری ہوئی۔ آرام و آسائش معطل ہو، تفکرات میں
زندگی گزرے اور بڑی ہنگامی زندگی ہو۔

یہ ہے مختصر سے مختصر بیان علم الاعداد کا۔

مولودی عدد نکالنے کے لئے ایک واحد طریقہ ہے کہ تاریخ پیدائش
کے مفرد اعداد اور نام کے مفرد اعداد کا میزان حاصل کریں۔ اور ان کا
مفرد نکالیں۔ اور ان کا استغراق حاصل کر لیں۔ تو عدد مولود حاصل
استغراق حاصل کر لیں

اعداد مفرد یہ ہیں۔

حروف	ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ	ن	ث
عدد	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۵	۵	۵

حروف	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ
عدد	۶	۶	۶	۷	۷	۷	۸	۸	۸	۹	۹	۹

مثلاً میری تاریخ پیدائش ۲۴ جنوری ۱۹۴۲ و نام غلام عباس ہے۔

اعداد مفرد یہ ہیں۔	۲۴	ج	ن	و	ر	ی	۱	۹	۴	۲
عدد	۲۴	۳	۵	۶	۲	۱	۱	۹	۴	۲

غ	ل	ا	م	ع	ب	ا	س
۱	۳	۱	۴	۷	۲	۱	۶

کل میزان - ۴۶ استغراق ۴ + ۶ = ۱۰

دس کا عدد ایک کا عدد ہی کہلاتا ہے۔
لہذا ایک کے عدد کے تحت میرے حالات ملاحظہ فرمائیں۔
اور اگر اس مختصر سے بیان پر آپ قانع نہ ہوں تو عنقریب
ایک جامع علم الاعداد پر لکھوں گا۔
میرا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا ہر شخص ایک سے لے کر ۹ تک کے
کسی نہ کسی عدد سے متعلق ہے۔ میرا مولا علیؑ ۳ کے عدد سے تعلق
رکھتے ہیں۔

جیسے کل شئ احصیناہ فی امام مبین کے تحت ساری
کائنات علیؑ کے اندر ہے مگر علیؑ کی اپنی ذات کا عدد ۳ ہے۔
۳ کا عدد مولا علیؑ کے لئے اور مولا علیؑ ۳ کے لئے۔
امیر کائنات کے حالات زندگی کو ملاحظہ کیجئے اور پھر ۳ کے
عدد کے تحت جو مختصر سا بیان ہے اسے ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو
اس مختصر سے بیان میں علیؑ کی زندگی کا صحیح عکس نظر آئے گا۔
نیک، خوبصورت، صاحب حکومت، انصاف میں یکتا، سلطنت و دبدبہ
صاحب عزت، خوش فہم، شیریں کلام، فصیح البیان، عالم بے عدیل
صاحب فہم و ذکا، صاحب تیغ، بہادر، اللہ صاحب علم۔
اللہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دے۔ اور پوری زندگی اللہ کی راہ
میں لگاتا رہے گا۔ یہ الفاظ ہیں علم الاعداد کے اور پورے نصاب میں
آپ کو ۳ کے ہندسے کے تحت یہی الفاظ ملیں گے۔ گویا علیؑ کے لئے ۳ کا ہندسہ
مگر تعجب اس بات پر ہے کہ ۳ کا ہندسہ میرے مولا کی ذات سے اس طرح
"قدم ایسے ہیں کہ مولا کے ہر لقب کا عدد بھی ۳ نظر آتا ہے۔"
آئیے تعجب خیز نظروں سے ۳ کے ہندسے کو علیؑ کے قدموں میں دیکھئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱- علیؑ

ع ل ی
۷ ۳ ۱ میزان ۱۱ استنطاق ۲

۲- محمدؐ

م ح م د
۴ ۸ ۴ ۴ میزان ۲۰ استنطاق ۲

۳- علیؑ ابن ابی طالبؑ

ع ل ی ا ب ن ا ب ی ط ا ل ب
۷ ۳ ۱ ۱ ۲ ۵ ۱ ۲ ۱ ۹ ۱ ۳ ۲ میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۴- علیؑ امام معصوم عن الخطا

ع ل ی ا م ا م م ع ص و م ع ن ا ل خ ط ا میزان ۸۳ استنطاق ۱۱
۷ ۳ ۱ ۱ ۴ ۱ ۴ ۴ ۷ ۹ ۶ ۴ ۷ ۵ ۱ ۳ ۶ ۹ ۱ صغیرہ ۲

۵- سفینۃ النجا

س ف ی ن ۃ ا ل ن ج ا میزان ۳۸ استنطاق ۱۱
۶ ۸ ۱ ۵ ۵ ۱ ۳ ۵ ۳ ۱ صغیرہ ۲

۶- اخی الرسولؐ

ا خ ی ا ل ر س و ل میزان ۲۹ استنطاق ۱۱
۱ ۶ ۱ ۱ ۳ ۲ ۶ ۶ ۳ صغیرہ ۲

۷- قسیم الجنۃ

ق س ی م ا ل ج ن ۃ
۱ ۶ ۱ ۴ ۱ ۳ ۳ ۵ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۸- مثال کعبہ

م ث ا ل ک ع ب ہ
۴ ۵ ۱ ۳ ۲ ۷ ۲ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۹- ایمان مجسم

ا ی م ا ن م ج س م میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۱ ۴ ۱ ۵ ۴ ۳ ۶ ۴

۱۰- ناصر الرسول

ن ا ص ر ا ل ر س و ل میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ ... صغیرہ ۲
۵ ۱ ۹ ۲ ۱ ۳ ۲ ۶ ۶ ۳

۱۱- قرآن الناطق

ق ر ا ن ا ل ن ا ط ق میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۲ ۱ ۵ ۱ ۳ ۵ ۱ ۹ ۱

۱۲- علیؑ حق

ع ل ی ح ق میزان ۲۰ ...... صغیرہ ۲
۷ ۳ ۱ ۸ ۱

۱۳- امام المتقین

ا م ا م ا ل م ت ق ی ن میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۴ ۱ ۴ ۱ ۳ ۴ ۴ ۱ ۱ ۵

۱۴- صراط السوی

ص ر ا ط ا ل س و ی میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۹ ۲ ۱ ۹ ۱ ۳ ۶ ۶ ۱

۱۵- سید

س ی د میزان ۱۱ ...... صغیرہ ۲
۶ ۱ ۴

۱۶- اسد

ا س د میزان ۱۱ ...... صغیرہ ۲
۱ ۶ ۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۷ - حزب اللہ

ح ز ب ا ل ل ہ
۸ ۷ ۲ ۱ ۳ ۳ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۱۸ - امام کونین

ا م ا م ک و ن ی ن
۱ ۴ ۱ ۴ ۲ ۶ ۵ ۱ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صفرہ ۲

۱۹ - مومن اول

م و م ن ا و ل
۴ ۶ ۴ ۵ ۱ ۶ ۳ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صفرہ ۲

۲۰ - لسان صدق

ل س ا ن ص د ق
۳ ۶ ۱ ۵ ۹ ۴ ۱ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صفرہ ۲

۲۱ - مشکل کشائے دین

م ش ک ل ک ش ا ی د ی ن
۴ ۳ ۲ ۳ ۲ ۳ ۱ ۱ ۴ ۱ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۲۲ - ضیغم اسلام

ض ی غ م ا س ل ا م
۸ ۱ ۱ ۴ ۱ ۶ ۳ ۱ ۴ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۲۳ - والد شبرؑ شبیرؑ

و ا ل د ش ب ر ش ب ی ر
۶ ۱ ۳ ۴ ۳ ۲ ۳ ۳ ۲ ۱ ۲ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۲۴ - باب مدینۃ العلم

ب ا ب م د ی ن ۃ ا ل ع ل م
۲ ۱ ۲ ۴ ۴ ۱ ۵ ۵ ۷ ۳ ۴ میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۲۵ - محسن اسلام

م ح س ن ا س ل ا م
۴ ۸ ۶ ۵ ۱ ۶ ۳ ۱ ۴ میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صفرہ ۲

۲۶ - علیؑ لسان اللہ

ع ل ی ل س ا ن ا ل ل ہ
۷ ۳ ۱ ۳ ۶ ۱ ۵ ۱ ۳ ۳ ۵ میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ عدد صفرہ ۲

۲۷ - کرم اللہ

ک ر م ا ل ل ہ
۲ ۲ ۴ ۱ ۳ ۳ ۵ میزان ۲۰ ...... صفرہ ۲

۲۸ - در علم

د ر ع ل م
۴ ۲ ۷ ۳ ۴ میزان ۲۰ .... صفرہ ۲

۲۹ - القمر

ا ل ق م ر
۱ ۳ ۱ ۴ ۲ میزان ۱۱ ...... صفرہ ۲

۳۰ - مولائے کل

م و ل ا ی ک ل
۴ ۶ ۳ ۱ ۱ ۲ ۳ میزان ۲۰ ..... صفرہ ۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٣١- اہل البیتؑ

ا ھ ل ا ل ب ی ت
١ ٥ ٣ ١ ٣ ٢ ١ ٢ میزان ٣٠ . . . . صغیرہ ٢

٣٢- طاہر الاطہر

ط ا ھ ر ا ل ا ط ھ ر
٩ ١ ٥ ٢ ١ ٣ ١ ٩ ٥ ٢ میزان ٣٨ استنطاق ١١ صغیرہ ٢

٣٣- ہادی

ھ ا د ی
٥ ١ ٤ ١ میزان ١١ ... استنطاق ٢ صغیرہ ٢

٣٤- وصی برحق

و ص ی ب ر ح ق
٦ ٩ ١ ٢ ٢ ٨ ١ میزان ٢٩ استنطاق ١١ ... صغیرہ ٢

٣٥- اشداء علی الکفار

ا ش د ا ء ع ل ی ا ل ک ف ا ر
١ ٣ ٤ ١ ١ ٧ ٣ ١ ١ ٣ ٢ ٨ ١ ٢ میزان ٣٨ استنطاق ١١ صغیرہ ٢

٣٦- عترت الرسولؐ

ع ت ر ت ا ل ر س و ل
٧ ٤ ٢ ٤ ١ ٣ ٢ ٦ ٦ ٣ میزان ٣٨ استنطاق ١١ ... صغیرہ ٢

٣٧- علیؑ ابو تراب

ع ل ی ا ب و ت ر ا ب
٧ ٣ ١ ١ ٢ ٦ ٤ ٢ ١ ٢ میزان ٢٩ استنطاق ١١ صغیرہ ٢

٣٨- خیر البشر

خ ی ر ا ل ب ش ر
٦ ١ ٢ ١ ٣ ٢ ٣ ٢ میزان ٣٠ . . . . . . صغیرہ ٣

٣٩- انا و علیؑ من نورٍ واحد (حدیث رسول)

ا ن ا و ع ل ی م ن ن و ر و ا ح د م میزان ٦٥ استنطاق ١١
١ ٥ ١ ٦ ٧ ٣ ١ ٤ ٥ ٥ ٦ ٢ ٦ ١ ٨ ٤ صغیرہ ٢

٤٠- ھذا صراط علیٍّ مستقیم آیہ قرآن

ھ ذ ا ص ر ا ط ع ل ی م س ت ق ی م میزان ٦٥ - استنطاق
٥ ٧ ١ ٩ ٢ ١ ٩ ٧ ٣ ١ ٤ ٦ ٤ ١ ١ ٤ ١١ صغیرہ ٢

٤١- مرج البحرین یلتقیان (آیہ قرآن)

م ر ج ا ل ب ح ر ی ن ی ل ت ق ی ا ن ھم میزان ٤٧ - استنطاق ١١
٤ ٢ ٣ ١ ٣ ٢ ٨ ٢ ١ ٥ ١ ٣ ٤ ١ ١ ١ ھا صغیرہ ٢

٤٢- من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ - (آیہ قرآن)

م ن ا ل ن ا س م ن ی ش ر ی ن ف س ہ ا ب ت غ ا ء
٤ ٥ ١ ٣ ٥ ١ ٦ ٤ ٥ ١ ٣ ٢ ١ ٥ ٨ ٦ ٥ ١ ٢ ٤ ١ ١ ١

م ر ض ا ت ا ل ل ھم میزان ١٠١ - استنطاق ١١ ... صغیرہ ٢
٤ ٢ ٨ ١ ٤ ١ ٣ ٣ ھا

٤٣- فھذا علیٌّ مولا (حدیث رسول)

ف ھ ذ ا ع ل ی ا م و ل ا میزان ٤٧ - استنطاق ١١ صغیرہ ٢
٨ ٥ ٧ ١ ٧ ٣ ١ ١ ٤ ٦ ٣ ١

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٤٤- فعلی منی وانا منہ (حدیث رسول)

ف ع ل ی م ن ی و ا ن ا م ن ہ] میزان ٥٦ - استنطاق ١١
٨ ٧ ٣ ١ ٤ ٥ ١ ٦ ١ ٥ ١ ٤ ٥ ٥] صغیرہ ٢

٤٥- علی حجت اللہ

ع ل ی ح ج ت ا ل ل ھ] میزان ٣٨ - استنطاق ١١
٧ ٣ ١ ٨ ٣ ٤ ١ ٣ ٣ ٥] صغیرہ ٢

٤٦- ابو الحسنین ع

ا ب و ا ل ح س ن ی ن] میزان ٣٨ - استنطاق ١١ صغیرہ ٢
١ ٢ ٦ ١ ٣ ٨ ٦ ٥ ١ ٥]

٤٧- نعمت

ن ع م ت] میزان ٢٠ . . . . صغیرہ ٢
٥ ٧ ٤ ٤]

٤٨- موت احمر

م و ت ا ح م ر] میزان ٢٩ استنطاق ١١ صغیرہ ٢
٤ ٦ ٤ ١ ٨ ٤ ٢]

٤٩- الغالب

ا ل غ ا ل ب] میزان ١١ . . . . صغیرہ ٢
١ ٣ ١ ١ ٣ ٢]

٥٠- ہادی الی الحق

ھ ا د ی ا ل ی ا ل ح ق] میزان ٢٩ - استنطاق ١١
٥ ١ ٤ ١ ١ ٣ ١ ١ ٣ ٨ ١] صغیرہ ٢

٥١- زوج الفاطمہ ع

ز و ج ا ل ف ا ط م ھ] میزان ٤٧ - استنطاق ١١
٧ ٦ ٣ ١ ٣ ٨ ١ ٩ ٤ ٥] صغیرہ ٢

٥٢- مظہر العجائب

م ظ ھ ر ا ل ع ج ا ی ب] میزان ٣٨ - استنطاق ١١
٤ ٩ ٥ ٢ ١ ٣ ٧ ٣ ١ ١ ٢] صغیرہ ٢

٥٣- صبغۃ اللہ

ص ب غ ۃ ا ل ل ھ] میزان ٢٩ استنطاق ١١
٩ ٢ ١ ٥ ١ ٣ ٣ ٥] صغیرہ ٢

٥٤- ذی القربا ع

ذ ی ا ل ق ر ب ا ع میزان ٢٠ . . . . صغیرہ ٢
٨ ١ ١ ٣ ١ ٢ ٢ ١ ١

٥٥- محسن عالم

م ح س ن ع ا ل م] میزان ٣٨ - استنطاق ١١ - صغیرہ ٢
٤ ٨ ٦ ٥ ٧ ١ ٣ ٤]

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم جفر کی روشنی میں

میں یہ نہیں کہتا کہ میں اس علم میں مہارت رکھتا ہوں مگر
یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اب تک میری ۱۳-۱۴
کتابیں اس علم پر شائع ہو چکی ہیں۔ اور شاید میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے ۳ مثل
نہیں رد لگا کر ان کے مفاہیم کی کتابیں ابھی تک مارکیٹ میں آ
سکیں۔ جہاں تک میری ریسرچ کا تعلق ہے آپ تقریباً ۲۱ علم جفر کے
۳۰ نادر قواعد ہیں جن میں اس کتاب میں صرف ایک آسان قاعدہ
کو پیش کر رہا ہوں۔

یہ قاعدہ پنج ملکی کے نام سے مشہور ہے۔ اور بدل بڑی ہیں
جنہیں کئی طریقوں سے حل کیا جاتا ہے ان کے مختلف طریقوں کی وضاحت
میں اپنی دوسری کتابوں میں لکھ چکا ہوں۔

قاعدہ بڑا آسان اور جامع ہے۔ اس میں چند مستحیلہ قواعد
بھی ہیں اور چند رعایات بھی ہیں مگر ان رعایات سے جواب
صرف ایک ہی بنتا ہے۔ فقط ایک جواب۔ اور دوسرا جواب اخذ
نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کوشش کے باوجود نہیں ہو
سکتا۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ حاصل جواب کا تردیدی جواب بھی آپ
کو مل جائے اور آپ حاصل شدہ فقرہ کو مسخ کر دیں تو یہ بات
آپ کے امکان سے باہر ہے۔

آئیے! ایک "صحیح نحو" ذہن سے مستحصلات جفر کو ملاحظہ
فرمائیے۔ اور یقین و اعتماد کے ساتھ حل شدہ سوالات کو میزان عمل

جب بخشے
اگر آپ کو خدا، "محمد و آل محمد" کی نعمت عطا فرما دے
تو میرے حق میں بھی دعائے خیر فرمائیے۔ جناب! میں نے
آپ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مضمون پیش نہیں کیا۔ مجھے صرف
ان کی خوشنودی مطلوب ہے جن کی خوشی خدا اور رسول خدا کو بھی
منظور ہے۔

اللہ آپ کو استقامت دین بخشے۔

آپ کا شاد گیلانی

قاعدہ کی تشریح

حروف خالص :- سوال مفصل اور مشرح ہونا لازمی ہے
ورنہ جواب مبہم اور بے ربط سا حاصل ہوگا۔ محقق کرنے پر سوال
کی نوعیت کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ کس طرح سوال کی بندش ہو
تو جواب با معنی اور فصیح آ سکتا ہے ——— سوال لکھ کر اس
کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں اور جو حروف مکرر آتے ہوں
ان کو کاٹ دیں۔ حروف خالص ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو
مکرر نہ آئے ہوں۔ مثلاً سوال ہے کہ کعبہ کس ملک میں واقع ہے
حروف مفردہ :- ک ع ب ہ ک س م ل ک م ی
ن و ا ق ع ہ ی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲ حروف کم رہ گئے ہیں ان پر میں نے نشان لگا دیا ہے۔
اب حروف خالص کی سطر یہ ہے۔ ک ع ب ہ س م ل ی ن د ا ق۔
یہ حروف خالص سوال کی بنیاد ہیں ان کو اصطلاح جفر میں
اساس کہتے ہیں انہیں حروف کے ہیر پھیر سے جواب کی تشکیل ہوتی ہے

"صدر مؤخر"

دائیں سے بائیں۔ حروف کو بدلنے کا نام صدر مؤخر ہے
ایک حرف دائیں طرف سے دوسرا بائیں طرف سے لیتے جائیں اور
سطر میں لکھیں۔ اور علی الترتیب لکھتے جائیں۔ مثال سے واضح
کرتا ہوں۔

حروف اساس۔ ک ع ب ہ س م ل ی ن د ا ق
صدر مؤخر۔ ک ق ع ا ب د ہ ن س ی م ل

اوپر کے اعداد کو دیکھیں پہلے عدد ۱ کا حرف لیا گیا۔ پھر ۲
کے تحت جو حرف ہے وہ لکھا گیا ہے۔ پھر ۳ - ۴ سے پھر ۵ - ۶
علی ہذا القیاس۔

مؤخر صدر۔ سطر صدر مؤخر کو مؤخر صدر کریں۔ بائیں سے دائیں
سابقہ طریق کی طرح حروف لیتے جائیں۔

مثلاً سطر صدر مؤخر۔ ک ق ع ا ب د ہ ن س ی م ل
سطر مؤخر صدر۔ ل ک م ق ی ع س ا ن ب ہ د

اوپر کے اعداد کی ترتیب کے مطابق اس سطر کو لکھیں۔
یہ تین سطور آپ کے سوال کا جواب پیدا کرتی ہیں۔
سطر اساس کو A تصور کریں۔ سطر صدر مؤخر کو B تصور

کریں۔ سطر مؤخر صدر کو C تصور کریں اب ملاحظہ فرمائیے کہ ابجد
کے ۲۸ حروف ہیں ان ۲۸ حروف کو ۹ حصوں میں تقسیم کیا
گیا ہے۔ حصہ اول کے حصے میں ۴ حروف اور باقی ہر عدد
کے حصے میں ۳-۳ حروف ہیں۔

ایقغ

عدد	حروف	عدد	حروف
۱	ا ی ق غ	۶	و س خ
۲	ب ک ر	۷	ز ع ذ
۳	ج ل ش	۸	ح ف ض
۴	د م ت	۹	ط ص ظ
۵	ہ ن ث		

گویا ایقغ کے لحاظ سے ا ی ق غ کا ایک عدد ہے۔ الف
کا ایک عدد ی کا ایک عدد ق کا ایک عدد۔ غ کا ایک عدد
[illegible]
... ایقغ کے تحت ... کریں اور ان کے ... ترتیب درج کریں
پہلی سطر مندرجہ ہے۔

مثلاً سطر اساس A = ع ل ک ب
سطر صدر مؤخر B = ع ب ل ک
سطر مؤخر صدر C = ک ع ل ب

مرتب ایقغ کے نیچے ۳ حروف ہیں ع ع ک ... ایقغ
کے لحاظ سے ج کے ۳ عدد - دوسرے ج کے ۳ عدد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذ کے ۷ عدد = ۳ + ۳ + ۷ = ۱۳ اس کے ساتھ ایک
عدد مرتبہ کو جمع کیا ۱۳ + ۱ = ۱۴

مرتبہ دوم کے حروف ل ب ج
عدد ۳ ۲ ۳ = ۸ + ۲ مرتبہ = میزان ۱۰

مرتبہ سوم کے حروف ق ل ل
۷ ۳ ۳ = ۱۳ + ۳ مرتبہ = میزان ۱۶

اسی طرح آپ تمام سوالات کے اعداد مستحصلہ حاصل کر لیں ۔

مراتب کی تشکیل

اس قاعدہ میں مراتب کے اعداد کو خاص دخل ہے ان کے جمع کئے بغیر حروف مستحصلہ نہیں آسکتے ۔ اس کا قانون یہ ہے کہ سطر اساس کے جس قدر حروف ہوں ان کے حصے کر لیں ۔ زیادہ سے زیادہ ۳ حصے کریں ۔ اگر حروف زیادہ ہوں تو ۴ حصے بھی کر سکتے ہیں اگر حروف ۱۱ سے ۱۴ ہوں ۔ تو ۲ سے کے ۲ حصے کر لیں ۔ اور ہر حصے پر ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ تا
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ تک کے اعداد مراتب لکھ دیں ۔

اگر ۱۵ حروف ہوں ۔ تو ۵ - ۵ کے ۳ حصے کر لیں ۔
اگر ۱۶ حروف ہوں تو ۸ - ۸ کے ۲ حصے کر لیں ۔
اگر ۱۷ حروف ہوں ۔ تو ۶ - ۶ کے ۲ حصے اور تیسرا حصہ ۵ حروف کا بنا دیں ۔
اگر ۱۸ حروف ہوں ۔ تو ۶ - ۶ کے ۳ حصے کر دیں ۔
اگر ۱۹ حروف ہوں ۔ تو ۶ - ۶ کے ۳ حصے اور ایک حرف

چوتھے حصے کا الگ کر دیں ۔
اگر ۲۰ حروف ہوں تو ۵ - ۵ کے ۴ حصے کر لیں ۔
علیٰ ہذا القیاس ۔

عدد میزان سے عدد مستحصلہ لینا

آپ نے حروف کی تقسیم بقدر ابجد الفتح سمجھ لی ہیں ۔ آپ اعداد حروف سطر A - B - C + مرتبہ کا میزان ہر حرف کے نیچے لکھ دیں ۔ یہ میزان اعداد ہے ان اعداد سے مستحصلہ لینے کا قاعدہ یہ ہے ۔

۱ - اگر یہ مجموعہ ۲۸ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۸ نفی کر دیں باقی کا عدد مستحصلہ ہوگا ۔

۲ - اگر یہ مجموعہ ۱۴ سے زیادہ ہو تو ۱۴ نفی کر دیں باقی کا مستحصلہ ہوگا ۔

۳ - اگر کسی خانہ میں ایسا عدد میزان آ جائے جو خانہ کے عدد پر پورا تقسیم ہو سکے تو تقسیم کر کے حاصل قسمت کا عدد لکھ دیں یہ عدد مستحصلہ ہوگا ۔

مثلاً خانہ ۵ میں میزان ۲۰ آیا ۔ ۲۰ ÷ ۵ = حاصل قسمت ۴ = یہ عدد مستحصلہ ہے ۔

۴ - اگر میزان میں ۱۱ عدد آئے تو ۲ عدد مستحصلہ ہوگا ۔

۵ - اگر میزان میں ۱۲ عدد ہو تو ۳ عدد مستحصلہ ہوگا ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرف مستحصلہ

دائرہ ابجث کے ۲۸ حروف ہیں۔ جن کو دائرہ کی صورت میں لکھنے سے ۲ دائرے بن جائیں گے ایک دائرہ باہر کے ۱۴ حروف کا دوسرا دائرہ اندر کے ۱۴ حروف کا جیسا سامنے

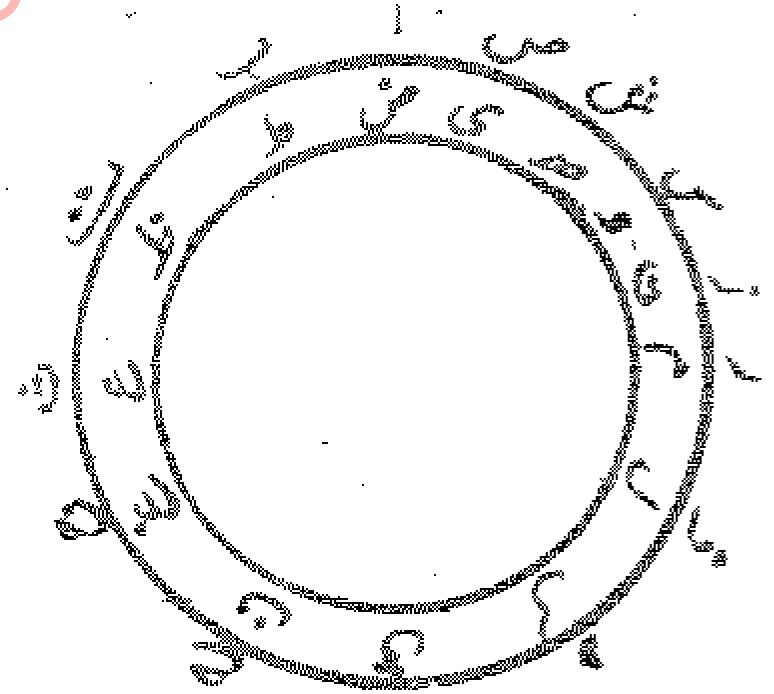

کے حروف ایک دوسرے کے نظیرہ ہیں مثلاً ا کا نظیرہ ص ہے ص کا نظیرہ الف ہے۔

ب کا نظیرہ ط اور ط کا نظیرہ ب ہے علیٰ ہذا القیاس

یہ نظیرہ اندر سے ابجد ابجث ہے۔

باہر کا دائرہ:- ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

اندر کا دائرہ:- ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی

آپ نے بجائے ابجث کے دائرے سے مستحصلہ کا حرف لینا ہے۔

آپ سطر موخر صدر کے حرف کو حفظ کریں۔ اور بعد مستحصلہ کو بھی ذہن میں رکھیں اگر آپ کی سطر موخر صدر کا حرف باہر والی سطر میں ہوگا تو اس حرف سے نیچے والے حروف مستحصلہ ہیں گے۔ اگر سطر موخر صدر کے مطابق حرف آپ کی سطر میں اندر کا ہوگا تو اس حرف کے اوپر والے حروف مستحصلہ نہیں ہوں گے۔ مستحصلہ کے مطابق آپ حرف ...

... سے ... لگ جائے گا۔ اور ... حرف ... آپ کو ... مشتاق نہیں

کر دیا ہے ... کو ... ہوں گے ... علم ... آپ ... کریں گے۔

جب کہ ... آپ ... سے ... آپ کا حرف آ جاتا ہے۔

جب ... سے آ رہا ہے۔ ... حرف کو ... کر کے ... آ رہا ہے یا ... حرف ... آ رہا ہے ... سبب ... آپ کی ...

... علم کی ... آپ کے ... دنیا ... آپ کے ... نہیں آ سکتی جو علم آپ کو دنیا ... نہیں ہو سکتا۔

جو علم دنیا ... علوم سے ... ہے۔ جو علم ... علوم ہے۔ وہ علم میں سے آپ کے ... دیا ہے ... ایک دشمنوں سے نہیں بلکہ ... کے ساتھ ... کی تفصیل ... ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے کریں۔

۲۔ سطر مراتب میں جو عدد ہو۔ اگر عدد مستحصلہ بھی وہی ہو تو سطر موخر صدر کا حرف نظیرہ مستحصلہ ہو گا یا اس کا قریبی حرف
شئی عدد ۵ ہوں مراتب کے ــــــ اور عدد مستحصلہ
بھی ۵ ہو۔ اور حرف سطر موخر صدر م ہو تو مستحصلہ ن
اگر ش ہو تو الف مستحصلہ ہو گا۔ یا ب

۳۔ اصول تو حرف یہ ہے کہ سطر مخالف سے گنتی کر کے حرف
مستحصلہ لیا جائے اگر بالفرض جواب ناطق تر ہوتا ہو۔
تو بعض حروف کا اسی سطر سے بھی مستحصلہ کرتے ہیں۔

۴۔ اگر ایک عدد مستحصلہ ہو تو کبھی بار سطر نظیرہ کے حرف سے
مستحصلہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً عدد مستحصلہ ایک عدد ہے
اور حرف سطر موخر صدر ب ہے تو اس کا نظیرہ ابجد سے
ابجد ابتث ط ہے۔ لہٰذا حرف ط مستحصلہ ہوا۔

۵۔ اگر عدد مرتبہ اور عدد مستحصلہ ایک ہی جیسا عدد ہو۔ تو
حرف سطر موخر صدر مستحصلہ کا کام دے گا یا اس
کا حرف نظیرہ از روئے ابجد ابتث

۶۔ اگر مرتبہ کا عدد ایسا ہو کہ جو میزان اعداد پر تقسیم ہو جائے
اور حاصل قسمت ایسا عدد آ جائے جو مرتبے کے عدد کے
برابر ہو تو اس صورت میں عدد مذکورہ کی گنتی کر کے مستحصلہ
لیں گے۔ مثلاً عدد مرتبہ ۴ ہے۔ اور میزان ۱۶ ہے
۱۶ ÷ ۴ = حاصل قسمت ۴ ہے۔ عدد مستحصلہ ۴ ہوا۔

کے نتیجے ــــــ اتنی قربانی دنیا کا اور کوئی فرد نہیں دے سکتا۔
یہ سب کچھ میں آلِ محمد کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں۔
آپ لوگوں پر میرا کوئی احسان نہیں ہے بلکہ میں اپنی نجات
کا ذریعہ پیدا کر رہا ہوں۔
کیونکہ آلِ محمد کا خصوصی کرم مجھ پہ ہو جائے!!
اس علم کی روشنی میں سوالات کے کاٹ سے امیر المومنین علی
علیہ السلام کی ذات والا صفات کے متعلق چند سوالات
حل کر رہا ہوں۔
اگر جواب غلط آئے۔
یا کوئی اور جواب جو آپ کو نظر آئے تو آپ ٹھیک کر لیں گے۔
چھوٹے منہ سے یہ بات کر سکتے ہیں۔
اگر جواب صحیح آیا اور علم جفر سچا ہو تو اس جواب کے
سوا ــــــ کوئی اور جواب کے پیدا کرنے میں عاجز ہوں۔
تو آپ بھی غور کر کے جو آگے دیں اور نہایت عقیدت سے اپنی
دانشوری و فراست شخصیت کو پڑھیں۔ اپنا تحریر سے سرفراز فرمائیں
اور اگر خدا چاہے تو خیر دے تو آلِ محمد کے مشورے سے
کو صرف تحفہ کر دیں۔

قواعد کی مزید تشریح

۱۔ سطر کا اول حرف اور آخری حرف کے لئے یہ رعایت عمومی
ہے کہ حرف جواب جس سطر سے بھی پیدا ہوتا ہو تو اسی سطر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرتبہ بھی ۴ ہے اور عدد مستحصلہ بھی ہے۔ مگر چونکہ یہ عدد بعد تقسیم حاصل ہوا ہے۔ اس لئے شرط ۵ کے تحت مستحصلہ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ گنتی کر کے مستحصلہ لیا جائے گا۔

۷۔ اگر عدد مرتبہ ۴ ہو اور میزان کا عدد ۲۴ یعنی ۴ ہو تو ۴ کی گنتی کر کے حرف مستحصلہ لینا پڑیگا۔

۸۔ اگر عدد مرتبہ ۲ ہو اور میزان ۱۱ یعنی ۲ ہو تو ۲ کی گنتی کر کے مستحصلہ لینا پڑیگا۔

۹۔ مرتبہ ۵ کے تحت ۱۴ میزان ہو تو ۹ کے عدد مستحصلہ لیا جائے گا۔ ۱۴ - ۵ = ۹

ا سوال۔ حق مجسم در دین مصطفےٰ کیست؟

مراتب	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷
حروف سطر	ح ق م ج س د ر	ی ن ص ط ف ک ت
صدر مؤخر	ع ت ق ک م ف ج	ط س ص و ن ل ی
مؤخر صدر	ی ج ر ت ن ق د	ک ص م س ف ط ج
میزان	۱۸، ۱۵، ۱۰، ۱۳، ۲۳، ۱۹، ۱۴	۱۴، ۱۲، ۲۳، ۲۳، ۴، ۲۸، ۱۹، ۱۵
عدد مستحصلہ	۴، ۱، ۱، ۱۰، ۴، ۴، ۳	۲، ۴، ۴، ۳، ۹، ۳، ۵، ۱
حروف مستحصلہ	ث ق غ ظ س ل	خ ن س ذ ث خ ع
نظیرہ	ح ق ن م ا ع ل	ی ن ا م ط ی ب

جواب: حق نما علی نام طیب

حروف کا نظیرہ کے لحاظ سے نقشہ

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن

س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

الف کا نظیرہ س

س کا نظیرہ الف

ب کا نظیرہ ع

ع کا نظیرہ ب

علیٰ ہذا القیاس

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	ہونا نظیرہ اتیتہ	گنتی	حروف مستحصلہ
ی	۴	ص	ص ا ب ت	ت
ح	۱	ق	ق	ق
ر	۱۵	م	م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	غ
ت	۴	ظ	مرتبہ کا عدد بھی ۴ اور ہذا گنتی نہیں کی اور ہم نے ظا مستحصلہ	ظ
ن	۴	ھ	س ش ص ا	ا
ق	۵	غ	غ ح ث ت ب	ب
د	۲	ک	ک ل	ل
ک	۲	د	د خ	خ
ص	۴	ی	ی ط د ن	ن
م	۲	ل	ل س	س

http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرف	عدد مستحصلہ	حرف نظیر و نسبت	گنتی	حرف مستحصلہ
س	۹	و	ن م ل ک ق ف غ ع ظ ط	ط
ق	۱۳	ح	غ ذ ز ر س ش ص ا ب ت ث	خ
ظ	۵	ب	ت ث ج ح خ	خ
ش	۱	خ	ع	غ

جواب حق نما عشق نام حبیب

نوٹ) بعض حروف مستحصلہ نظیر و ناطق ہوتے ہیں انشاء تک نظیر دیکھنے سے ناطق ہو جاتے ہیں۔ آپ کو علم پر عبور ہو جانے کے بعد تو بات آسان ہو جائیگی۔

۴۔ علی نفس اللہ ہست یا نہ؟

مرتبہ	۱ ۲ ۳ ۴	۱ ۲ ۳ ۴ ۱
اساس	ع ل ی ن	ف س ا ک ث
مستحصلہ	ع ت ل ص	ی ا ر س ذ
نظیر مستحصلہ	ف غ س ث	ع ل ا ص ی
بینات	۱۸-۱۳-۲۴-۲۲۳	۱۲-۳۰-۱۰-۱۳-۱۵
عدد مستحصلہ	۴-۴-۸-۹	۱۲-۵-۱۰-۴-۱
مستحصلہ	ا ز ل ی	س ا م ث ا
نظیرہ	ا ز ل ی	ا س م ث س

ازلی اسم ست

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	نظیر و نسبت	گنتی	مستحصلہ
ن	۹	ح	ح د ذ ر ز س ش ص ا	ا
ع	۸	ش	ث ج ح خ د ذ ر ز	ز
س	۴	و	و ص ض ی	ی
ت	۴	ظ	ظ ط ض ی تقسیم کر کے بقایا عدد ۴ مرتبہ ہے اس لئے گنتی کی	ی
ن	۱	ز	س مرتبہ اور مستحصلہ کیونکہ ایک ہی ہے ز کے ساتھ والا حرف لیا۔	س
ا	۱۰	ض	ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م	م
ص	۵	ش	ش ص ا ب ت	ت
ی	۱۲	ص	ص سے چودھواں حرف ا	ا

ازلی اسم است

۳۔ در شب معراج خدا بلہجۂ کلام کس خطاب کرد؟

مرتبہ	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۱
اساس	د ر ق ب م ع	ا ع ل ص ک س غ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حروف مؤخر	د غ ی س ش ک ب م ص غ ل ا ج
مؤخر صدر	۵ و ا خ ل ل ع س ص ش د ر ب
میزان	۱۲-۱۴-۹-۱۸-۱۵۵-۱۶-۱۰-۱۵-۲۶-۹-۲۹-۱۴-۱۵۵-۱۲
مستحصلہ	۱۲-۷-۶-۴-۳-۳-۳-۱۰-۱-۱-۳-۵-۲۷-۱۲-۱۳-۱
مستطرہ	ک ط س م غ و ش ن س ط ب ل ی
نظیرہ	ک ل ا م غ و ش ن ا م ع ل ی

کلام خوش نام علیؑ

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ہیئت	کسّی	مستحصلہ
ج	۱۲	غ	غ ع ظ ط ش ی ص د ن م ل ک	ک
د	۷	ک	ل م ق د ص ی ش	ش
ا	۳	ش	ابجد کا عدد مرتبہ بھی ۳ اور عدد مستحصلہ بھی ۱۲ اس لئے اسی سطر میں کسّی کی ص ش س	س
غ	۴	ق	ق ک ل م	م
ل	۳	ذ	ذ و غ	غ
ر	۳	م	م ن و	و

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ہیئت	کسّی	مستحصلہ
ج	۱۰	ث	ث خ ع ذ ض ظ ز ر ش	ش
س	۰	ش	ش	ش
ص	۳	ش	ش س	س
ش	۵	ص	ص ی ش ط ر	ط
م	۱۲	ب	ابجد کا مرتبہ ۵ ہے بمطابق ۱۲ – ۹ = ۳ اس عدد سے کسّی کی ر ق د خ ع خ ث ت ب	ب
ک	۱	ل	ل	ل
ب	۱۲	ف	ف ظ غ ق ن ک ل م ن و ہ ی	ی

کلام خوش نام علیؑ

م۔ سورۂ دہر کن افراد کی شان میں اترا؟ جواب

	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۱ ۲ (۱۲)
اساس	س و ہ ہ ک ن ا ق ی ش م ت
صدر مؤخر	س ب ج م ل ش ص ی د ر ک ا ت
حروف صدر	ن س ا ت ک د ق م د ر ی ش ص
میزان	۱۸-۱۸-۱۳-۱۲-۲۱-۱۲-۹-۲۳-۱۷-۲۴-۱۳-۲۵-۱۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵ ۔ آیا علیؑ مالک رضائے خدا است ؟

مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۱	(۲)	۳	۴	۵	۶
اساس	ا	ی	ع	ل	م	ک	ر	ص	خ	د	س	ت
[illegible]	ا	ت	ی	س	ع	د	ل	غ	م	ص	ک	ر
[illegible]	ر	ا	ک	ت	ض	ی	م	س	ض	غ	ل	د
میزان	۵	۸	۱۳	۱۷	۲۳	۱۳	۱۰	۳۲	۱۹	۲۳	۱۶	۱۶
عدد مستحصلہ	۵	۴	۴	۳	۶	۴	۱۰	(۴)	۵	۹	۴	۲
مستحصلہ	ف	و	س	غ	پ	ذ	ح	ص	ت	ر	د	خ
نظیرہ	ح	و	ا	ن	ع	ز	ت	ص	ت	و	ص	ی

جواب حضرت صفت وصیؑ

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	حرف نظیرہ ذات	تکسیر	مستحصلہ
[illegible]	۵	م	م ر ک ق ف	ف
ر	۴	ص	ص ی ہ و	و
ک	۴	د	د ر ز س	س
ت	۳	ظ	ظ ع غ	غ
ص	۳	ا	ا ب	ب
ی	۴	ص	ص ض س ذ	ذ
م	۱۰	ر	ر ص ض س ا ب ت ث ج ح	ح

عدد مستحصلہ	۴	۹	۴	۳	۴	۱۳	۱۰	۹	۵	۲	۷	۵	(۴)
مستحصلہ	ا	ع	س	ض	و	ا	ز	ض	ع	و	د	ل	ھ
نظیرہ	س	ی	ا	ل	ر	ص	و	ن	پ	ر	ص	ل	ھ

صفت آل رسولؐ [illegible] صلعم

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ذات	تکسیر	مستحصلہ
ر	۴	ذ	س ش ص ا	ا
س	۹	و	و ن م ل ک ق ف غ ع	ع
ا	۳	ض	ا ص ش س	س
ص	۳	ظ	ظ ط ض	ض
ک	۴	د	ل م ن و	و
و	۱۲	س	س ز ر ذ د خ ح ج ث ت ب ا	ا
ف	۱۰	ج	ج ث ت ب ا ص ش س ر ز	ز
م	۹	ل	ل ک ق ف غ ع ظ ط ض	ض
ی	۵	ک	ک ق ف غ ع	ع
ل	۲	م	ن و	و
ق	۷	ی	ص ش س ر ز ذ د	د
ش	۵	ھ	ہ و ن م ل	ل
[illegible]	۳	ش	[illegible]	مستحصلہ

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	حرف نظیرہ ابجدیت	کسر	مستحصلہ
م	۸	ہ	ر ذ د خ ح ج ث	ث
ک	۶	د	ذ ر ز س ش ص	ص
ی	۸	ص	س ش س ذ ر ذ د خ	خ
ھ	۴	ش	ش س ذ ر	ر
ن	۲	ذ	ذ س	ص
ل	۱	خ	ذ	د
ا	۲	ش	ص ی	ی
د	۵	س	ذ ر ذ د خ	خ

حیدری سیدی

۳۔ امت نے بعد رسول اللہ ۔ آل محمدؐ سے کیا سلوک کیا؟

مراتب	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵	(۱)	۲	۳	۴	۵
اساس	ا	م	ت	ن	ی	ی	د	ر	س	و	ل	ھ	ح	ک
صدر مؤخر	[illegible]	م	ح	ت	ھ	ن	ل	ی	و	ب	ص	ع	ر	ط
مؤخر صدر	[illegible]	ز	ک	ش	س	ح	ب	ث	ذ	ھ	ی	ن	ل	
عدد حروف	۶	[illegible]	۱۰	۹	۳	۱۵	۱۲	۱۲	۱۴	۱۹	۱۴			
عدد مستحصلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	۸	۳	۵	۱۴						

حرف	عدد مستحصلہ	حرف نظیرہ ابجدیت	کسر	مستحصلہ
س	۱۱		مرتبہ کا عدد یعنی ۲ ہے اور اکو استنطاق یعنی ۲ ہے لہٰذا س ہی مستحصلہ ہے	س
ج	۵		خ ح ج ث ت	ت
ع	۹	ث	ث ت ب ا ص ش س ر ذ	ر
ن	۳	ذ	ذ د	[illegible]
د	۲		د خ	خ

جوان حضرت ست دہمی

۴۔ کل ایمان کون ہے؟

مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۱۰	۲	۳	۴
اساس	ک	ل	ا	ی	م	ن	و	ھ
صدر مؤخر	ک	ھ	ل	و	ا	ن	ی	م
مؤخر صدر	م	ک	ی	ھ	ن	ل	۱۰	و
عدد حروف	۸	۱۳	۸	۱۲	۱۱	۱۵	۱۱	۱۹
عدد مستحصلہ	۸	۶	۸	۴	۲	۱	۳	۵
مستحصلہ	ت	ص	خ	ر	ص	ط	ی	خ
نظیرہ	ج	د	گ	ر	ص	د	ی	ی

حیدری سیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ علمِ ہندسہ کی روشنی میں

حضرت علیؑ مظہر العجائب ہیں۔ جہاں دیکھئے . . . . جس جگہ دیکھئے
جس علم کو پڑھئے۔ جس شعبہ پر نظر ڈالیے۔ علیؑ کے
نقش جھلکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہندسوں کو دیکھئے بظاہر
آپ کو یقین نہ آئے گا . . . . میں آپ کو کوئی دلچسپی نہ ہوگی اندر
اگر ذرا باطنی نظر دوڑائیے تو ہر ہندسہ میں علیؑ کی ذات سے
جلوے نظر آئیں گے مثلاً ایک کا ہندسہ ہے
— خدا ایک ہے اور مظہرِ صفاتِ خدا "علیؑ" بھی پوری دنیا میں
ایک تھا

رسولؐ کے پاس بیٹھنے والے لاکھوں تھے مگر جبرائیلؑ سے
باتیں کرنے والا ایک تھا۔
رسولؐ کی سواری "بننے والے کئی تھے مگر رسالتؐ کے
دوش پر سوار ہونے والا ایک تھا۔
رسولؐ کے بستر پر سونے والے بہت تھے مگر رسالت کے
بستر پر شب ہجرت سونے والا . . . ایک تھا۔
رسولؐ کی خدمت گزار تو سب تھے مگر جسے رسولؐ نے
اپنا بھائی کہا۔ وہ ایک تھا۔
رسولؐ کی بشریت کے ساتھی تو سب تھے مگر رسولؐ کے نور
کا ساتھی . . . ایک تھا۔

مستحصلہ ی ل ف ں ا خ ت و ن م س ح ص ا ت

نظیرہ خ ل ف ا ب ج ت و ع م ا ب ل ا ت

خلاف صحت و غم۔ حالات

حروف	عدد مستحصلہ	نظیرہ اثبت	کشتی	مستحصلہ
د	۷	ک	ک ل م ن و ھ ی	ی
ا	۹	ص	ص ط ظ ع غ ف ق ک	ل
م	۴	م	ل ک ق ف	[illegible]
ک	۵	د	د ذ ر ز س	[illegible]
ع	۳	ث	ث ب ا	ا
م	۱۲	ل	ل ر ز س ش ص ا ب ت ث ج ح خ	خ
س	۱۰	د	س ر ز د خ ح ج ث ت	ت
ع	۶	ف	ف ق ک ل م ن و	و
ی	۹	ط	ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن	ن
ص	۷	ظ	ع غ ف ق ک ل م	م
د	۱	س	مرتبہ بھی ایک ہے اور مستحصلہ بھی ایک ہے لہٰذا س ہی مستحصلہ	ص
ھ	۸	ش	ش س ز ر ذ خ ح	ح
ی	۳		دوسرا حرف ص - ی ص	ص
ص	۵	ذ	ذ س ش ص ا	ا
ل	۱۴	د	عدد تیرہ سے بڑا ہے لہٰذا ۱۴ سے ۱۳ کو کشتی کی تفریق سے ش ص ا ب ت	ت

خلاف صحت و غم حالات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

★ رسولؐ سے علم حاصل کرنے والے سب مانتے تھے مگر باب مدینۃ العلم ایک تھا۔

★ مدعیٔ خلافت تو کئی تھے مگر خلیفہ بلا فصل ـــــ ایک تھا

★ متقی اور پرہیزگار ہونے کا دعویٰ سب کو تھا مگر امام المتقین ایک تھا۔

★ اشک بہا کر سجدہ کرنے والی ساری دنیا ہے مگر اللہ کے گھر میں چھپا اللہ کو دکھانے والا ایک تھا۔

★ "تراب" سے بیٹے ہوئے اصحاب الرسول ہیں مگر "ابو تراب" ایک تھا۔

★ وحی کا کلام لکھنے والے تو شاید لاکھ بھی ہوں گے مگر وحی کا کلام سمجھنے والا ایک تھا۔

★ اصحاب رسول عالم تو ہوں گے "ومن عندہ علم الکتاب" ایک تھا۔

۲

رسولؐ کو رسول سمجھنے والو! رسولؐ نے فرمایا ہے کہ "انا و علیؑ من نور واحد۔ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے ہیں" فرمان رسولؐ ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہے کہ جب کچھ بھی نہیں تھا اس وقت ہم دو تھے۔ میں تھا اور علیؑ تھا۔ کسی کو بھی رسولؐ کے کسی بھی فرمان سے انکار کی طاقت نہیں ہے ایک فرمان کا انکار... کل کا انکار ہے۔ سبقہ پڑھ کے سمجھے یا ناقد نکلے سنتا

پڑھیے اور رسولؐ کا فرمان سنتے ہی چھڑ گیا۔ رسولؐ فرما رہے ہیں کہ ہم دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے۔ ہم دو ہیں... مگر ہم ایک ہیں۔ ہم ایک ہیں... مگر ہم دو ہیں۔ دو ہیں نہ مگر ان کا سب کچھ ایک ہے۔ اللہ نے ان دو کی ایسی مساوی تقسیم کی ہے کہ جو اللہ کے عدل کا تقاضا ہے۔

محمدؐ کو محمود سے محمد بنایا	علیؑ کو اعلیٰ سے علی بنایا
محمدؐ کو السلام علیکم ایہا النبی فرمایا	علیؑ کو سلام علیٰ آل یٰسین فرمایا
محمدؐ کو قدرت نے "نعمت اللہ"	علیؑ کو بھی اپنی نعمت فرمایا "واتممت علیکم نعمتی"
محمدؐ کو رسول اللہ کہا خلائق کہا	علیؑ امام المومنین بنائے گئے
محمدؐ کو بیت عبداللہ میں پیدا کیا	علیؑ کو بیت اللہ میں پیدا کیا
اول العابدین تھے	علیؑ کا دیکھنا عبادت۔ خود عبادت۔ ذکر عبادت
زبان میں خدا نے زمین کلام کیا	علیؑ کی زبان میں خدا بولتے آسمان پر کلام
محمدؐ پر وحی فرمائی	علیؑ کو الہام ہوتا
محمدؐ کے لیے فرمایا فاتبعونی یحببکم اللہ	علیؑ کے لیے فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجراً
محمدؐ کو "والشمس والضحیٰ" فرمایا	علیؑ کو "والقمر اذا تلٰھا" فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؐ کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہو گئے	علیؑ کے اشارے پر سورج واپس لوٹ آیا ۔
نبیؐ منذر تھے "انما انت منذر"	علیؑ ہادی تھے "ولکل قوم ھاد"
نبیؐ کے قدموں نے عرش کو سجایا ۔	علیؑ کے قدموں نے مہرِ نبوت کو "مزین" فرمایا ! ۔
نبیؐ کو اولی الامر کہا	علیؑ کو اولی الامر کہا ۔
نبیؐ کو ولایت بخشی	علیؑ کو ولایت بخشی
نبیؐ مالک جنت	علیؑ قسیم الجنۃ

غرضیکہ الٰہی مساوی تقسیم ہوئی کہ سبحان اللہ
یہ نور اول دیکھنے میں ایک تھا مگر حقیقت میں دو تھے

۳

تین ولیوں کا ذکر قرآن میں ہے ایک اللہ ولی دوسرا رسول ولی اور تیسرا پوچھو تو جانیں ۔ ۔ ۔ ۔ تیسرا ولی وہ ۔ ۔ ۔ جس نے حالت رکوع میں زکواۃ دی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حالت رکوع میں زکواۃ دینے کی منطق بعد میں کئی اصحابہ نے کی مگر آیات قرآنی نے دم سا دھ لیا ۔

تیسرا ولی وہ جس میں اللہ کے صفات کا بھی پرتو اور رسولؐ کے صفات کا بھی عکس ۔ ایک ولی اللہ دوسرا ولی رسولؐ جسے اللہ نے ولی کہہ دیا اور تیسرا ولی علیؑ جسے رسولؐ نے مولا کہہ دیا ۔

ولی کا لفظ علیؑ کے ساتھ یوں منطبق ہوا کہ "علیؑ ولی" کہے بغیر دل کو چین ہی نہ آئے ۔ اولی الامر بھی ۳ ___ اللہ رسولؐ اور آلِ محمدؐ ۔

ان تینوں کی اطاعت کا حکم ______ دنیا والے اولی الامر جسے کسی کو مراد کرتے پھریں لوگ ہر ناہموار ۔ جابر جبار ۔ ظالم ۔ فاسق ۔ فاجر اور جیسے تم کو اولی الامر کہتے پھریں ۔ مگر آیت آلِ محمدؐ پہ وارد ہوئی ادھر سے اشارے کر رہی ہے کہ یہی اولی الامر ہیں ۔

بہرحال ۳ ولی ۔ ان تینوں میں علیؑ شامل
۳ اولی الامر ان تینوں میں علیؑ شامل

۴

کچھ فرق نہیں ان چاروں میں کہنے والوں سے پوچھیئے کہ علیؑ ان میں شامل ہے کہ نہیں ؟

ان چاروں کی خلافت کو "خلافت راشدہ" کہا جاتا ہے اگر علیؑ ان کے درمیان سے نکال دیا جائے تو "رشد" کا دم بھی نکل جائے "رشد" تب تک ہے جب تک علیؑ کو خلیفہ مانا جائے ۔

علیؑ ہی ان چاروں میں رشد و ہدایت کا موجب ہے ۔

۵

اللہ لا الہ الا ھو میں لفظ ھو کی کثرت ہے اس کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عدد ۵ میں ۔ یہ ۵ کا عدد عجیب و غریب خاصیت رکھتا ہے ۔
۵ کو جس کسی بھی عدد کو ضرب دیں وہی ۵ کا عدد ہی نظر
آئے گا ۔

رسول اکرمؐ نے ارکان دین ۵ ہی بتلائے ہیں
نماز کہ اسلام کا عظیم رکن ہے اس کے ۵ وقت مقرر ہیں ۔
وضو چونکہ نماز کا مقدمہ ہے اس کے لئے ۵ اعضا کو
دھونا ضروری ہے ۔ منہ ۔ ۲ ہاتھ ۔ دونوں پاؤں ۔
قسم نماز ۵ ہیں ۔ سنت ۔ مستحب ۔ حرام ۔ مکروہ
غرض جواہر حکمت جو کہ حکما کی نظر میں موجودات کی اصل ہیں
وہ بھی ۵ ہیں ۔ عقل ۔ نفس ۔ ہیولیٰ ۔ صورت اور جسم
ہر ہاتھ میں اور پاؤں میں ۵ ۔ ۵ انگلیاں
انسان کے سر میں پانچ حسیں اور ۵ حسیں باطنی انبیاء
جو صاحب شریعت تھے وہ بھی ۵ ۔ نوحؑ ۔ ابراہیمؑ ۔ موسیٰؑ
عیسیٰؑ اور رسول اکرمؐ
اصحاب کساءؑ اور مباہلہ بھی ۵ یعنی پنجتن پاک
دنیا میں جدھر دیکھو پانچ ہی پانچ نظر آتے ہیں اور
علیؑ ان پانچ میں شامل ہے ۔

۶

اللہ کی ۶ صفات جناب علیؑ سے منسوب ہیں
ید اللہ ۔ عین اللہ ۔ جنب اللہ ۔ نفس اللہ ۔

اذن اللہ ۔ لسان اللہ

۞ انبیاءؑ کے ہاتھوں میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے انبیاء
کی طاقت کو دیکھو ۔ حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں میں لوہا موم
ہو جاتا ہے ۔ ابراہیمؑ کے ہاتھ نمرودیوں نے آگ میں ڈالنے
سے پہلے باندھے چاہے مگر ہر مرتبہ آپ نے بندش کو توڑ
دیا ۔ موسیٰؑ کے ہاتھ میں عصا آتے ہی اژدہا بن جاتا تھا ۔
عیسیٰؑ کے ہاتھ مریض پر پہنچتے ہی مریض کو اچھا کر دیتے تھے ۔
محمد الرسول اللہ کے ہاتھوں میں سنگریزے تسبیح پڑھا کرتے تھے ۔
انبیاء کے ہاتھوں میں بڑی طاقت ہے لیکن ید اللہ کی طاقت
کچھ اور ہے ۔ اس کی ایک انگلی کے اشارے سے سورج
کھینچا ہوا واپس لوٹ سکتا ہے ۔

زبان تمام اعضا کی حلال مشکلات ہے ۔ پیٹ میں درد
ہو یا ہاتھ میں ۔ اسے بیان کرنے والی صرف زبان ہے ۔
ہر کسی کا درد وہی بیان کرتی ہے ۔
کیا کہنا اس ذات کا ———— جس کی زبان لسان
اللہ کا خطاب پا گئی ۔ جس نے عرش پہ زبان الٰہی بن کر
کلام کیا ۔

آنکھ سارے بدن میں مرکز نور ہے ۔ اگر یہ نہیں تو
دنیا تاریک ہے ۔ آنکھ کا قائم مقامی کوئی عضو نہیں کر
سکتا کیونکہ ان میں سے کسی میں نور نہیں سوائے آنکھ کے
علیؑ کا سارا جسم عین اللہ تھا نہ کہ صرف آنکھ ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

و جو کان اذن اللہ بننے کے قابل ہیں وہ ان آوازوں کو
سن سکتے ہیں۔ جو دوسرے کان نہیں سن سکتے۔ اذن اللہ فرشتوں
کی تسبیح اور وحی کی آوازوں کو سن سکتا ہے۔
و علیؑ انفسنا و انفسکم کے تحت نفس رسولؐ تو تھے ہی
۔ مگر ہجرت کی رات نفس اللہ بھی بن گئے۔ جو نفس رسول
بھی ہیں اور نفس اللہ
و جس کا سینہ جنب اللہ کہلائے کیا ٹھکانہ اس کی عظمت
کا

اللھم صل علی محمد و آل محمد

۷

جناب امیرؑ کا ارشاد ہے کہ زمین سات آدمیوں کے واسطے
خلق ہوئی۔ انہیں سات کی برکت سے لوگوں کو رزق ملتا
ہے انہیں کے طفیل پانی برستا ہے۔ انہیں کی بدولت
خدا اپنے بندوں پر رحمت کرتا ہے۔
بڑی منزلت کا مقام ہے ان سات آدمیوں کا
یہ سات آدمی کیا ہیں سبع سیارات عالم ہیں جن کی
حرکت پر نظام عالم وابستہ ہے۔ امیرالمومنینؑ سے
جب دریافت کیا گیا کہ حضورؑ فرمائیے وہ سات کون کون
ہیں جواب ارشاد فرمایا۔ ہم [illegible] ابوذر، سلمان و مقداد [illegible]
عبداللہ ابن مسعود [illegible] ان چھ آدمیوں کے نام

تب وہ بیٹھے مولاؑ نے ساتویں کا نام نہ بتایا۔ پوچھنے والے نے
مزید دریافت کیا تو فرمایا۔ آخر
تم اتنی کب سے خاموش نہیں رہتے فرمایا انا امامھم
"میں ان کا امام ہوں" گویا جن کے صدقے میں کائنات کا
وجود ہے علیؑ ان میں سے ہیں بلکہ ان کا امام ہے۔

۸

آٹھ بہشت ہیں
اور آٹھ ہی دوزخ ہیں۔
اور جناب علیؑ کے بارے میں ارشادِ نبوت ہے۔ یا علیؑ
انت قسیم النار و الجنۃ یا [illegible] دوزخ اور جنت
کا تقسیم کرنے والا ہے۔ گویا آٹھ کا عدد بھی علیؑ میں شامل ہے۔

۹

افلاک ۹ ہیں اور یہ سارے افلاک اسی نور کا طفیل ہیں کہ جو نور
ہیں۔ اسی نور کے صدقے میں ہیں۔ اسی نور کی وجہ سے خلق ہوئے
جس نور کا جزو علیؑ ہے۔
"انا و علیؑ من نور واحد"
چنانچہ حدیث قدسی میں ہے۔ لولاک لما خلقت
الافلاک۔
اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

علیؑ ان دس حقیقی انسانوں میں شامل ہیں جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے بلکہ علیؑ ان سب کے سردار و مولا ہیں۔
"من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ"

۱۱

علیؑ میں گیارہ خصوصیات ایسی ہیں جو کسی اور صحابی میں اتنی نمایاں نہیں ہیں۔

۱۔ سبقت فی الاسلام
۲۔ ایمان باللہ ۔ جنگ خندق میں "کل ایمان" قرار پائے۔
۳۔ ہجرت ۔ حضرت علیؑ کو یہ شرف بھی حاصل ہے۔
۴۔ نصرت رسولؐ ۔ سب سے زیادہ نصرت رسولؐ "علیؑ" نے کی ناصر الرسول خطاب ہو گیا۔
۵۔ علم ۔ باب مدینۃ العلوم ہو گئے۔
۶۔ قضایا ۔ دوسروں کا قول ہے کہ عدالت و قضایا میں علیؑ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔
۷۔ عبادت ۔ سب صحابہ سے زیادہ عبادت کی۔ بلکہ ان کا ذکر اور نام عبادت بن گیا۔
۸۔ شجاعت ۔ "لا فتیٰ الا علیؑ" کی سند کافی ہے۔
۹۔ طہارت ۔ آیت تطہیر گواہ ہے۔
۱۰۔ قرابت ۔ ذوی القربیٰ کی آیت ثبت ہے۔

۱۱۔ صحابیت ۔ ان سے زیادہ اور کسی کو فیض صحابیت حاصل نہیں ہوا۔
علیؑ ۱۱ اماموں کے باپ ہیں۔

۱۲

حضرت علیؑ کے القابات کے حروف ۱۲ - ۱۲ ہیں۔
۱۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ ۲۔ امیر المومنین ۳۔ علیؑ خلیفۃ اللہ ۴۔ علیؑ وصی الرسولؐ ۵۔ علیؑ زوج البتولؑ۔
۶۔ علیؑ ابوالائمہ امام برحق ۱۲ ہیں اور ان سب کے اسماء کے حروف بھی ۱۲ - ۱۲ ہیں۔ الحسنؑ والحسینؑ
الحسینؑ بن علیؑ ۔ الامام الباقرؑ ۔ الامام الصادقؑ
الامام الکاظمؑ ۔ الرضا وصی مصطفیٰ ۔ ابوجعفر التقیؑ ۔
ابوالحسن النقیؑ ۔ الحسن العسکریؑ ۔ الحجۃ المنتظرؑ ۔
ان کے حروف ۱۲ - ۱۲ ہیں۔
اہل بیت الرسولؐ ۔ اثنا عشر خلیفہ ۔ علی و اولادہ
حق النبی والامام ۔ فاطمۃ الزہرا ۔

وما علینا الا البلاغ

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ علم الرمل کی روشنی میں

آپ کو علم رمل پڑھانا مطلوب نہیں ہے بلکہ اس علم کے ذریعے علیؑ کی
شان بیان کرنا مطلوب ہے صرف علم رمل پر کیا منحصر ہے جس
علم کو بھی دیکھیے جس چیز پر بھی غور کیجیے جس مسئلہ کو بھی سمجھنا
چاہیے آپ کو ہر چہار طرف علیؑ ہی علیؑ نظر آئیں گے گویا علوم کی
پوری کائنات علیؑ کی قصیدہ خوان معلوم ہوتی ہے۔

آپ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ علم رمل میں بھی علیؑ کی
خلافت اور سیادت کا تذکرہ موجود ہے ——— دیکھیے صاحب
جس طرح ابجد کے ۲۸ حروف ہیں اور انہیں ۲۸ حروف
سے دنیا کی بنی ہیں اسی طرح علم رمل کی ۱۶ اشکال ہیں۔
اور علم رمل انہیں سولہ اشکال کے گرد چکر لگاتا ہے اور انہیں
۱۶ اشکال سے مختلف دوائر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ان اشکال کے مختلف مفردات ہیں اور مختلف خواص ہیں
ان اشکال کی کیفیت سے ہی انسانی مقدر کا پتہ چلتا ہے
اس علم سے فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو تو آپ میری کتاب [illegible]
جیبی رمل اور روحانی اکسیر کا مطالعہ کیجیے۔

گزارش یہ ہے میرے دوست! کہ جس طرح ابجد کا پہلا
حرف ہے الف اسی طرح [illegible] رمل کی پہلی شکل ہے [illegible]
جس کی صورت یہ ہے [illegible] ——— [illegible] لحیان [illegible]

کی پہلی شکل ہے علم رمل کی الف کہہ دوں تو بہتر ہے جس طرح
الف کے مقام پر کچھ نہیں آسکتا اسی طرح [illegible] کی جگہ پر علم رمل
کی کوئی اور شکل نہیں آسکتی ——— [illegible] علم رمل کی پہلی شکل ہے
اسے بدلا جا سکتا ہی نہیں۔

اور اگر آپ بضد ہو کر اسے بدل دیں گے اور اس کی جگہ پر
کوئی اور شکل رکھ دیں گے تو پورے کا پورا علم رمل ہی غلط
ہو جائے گا۔ اس شکل میں نقطہ ہی کو اولیت کا مقام حاصل
ہے اس نقطے کو اگر آپ اعلیٰ مقام پہ رہنے دیں گے تو علم
رمل صحیح ہے اور اس نقطے کو اگر آپ اپنے اعلیٰ مقام سے
ہٹا دیں گے تو علم غلط ہو جائے گا۔

اس شکل میں ۴ درجات ہیں [illegible] یہ شکل سعد اکبر
ہے۔ پہلا درجہ ہی نقطہ کا ہے۔ اولیت ہی نقطہ کی ہے
سب سے اوپر نقطہ ہے اگر اس نقطہ کو سب سے اوپر سے ہٹا
دیں تو اس علم کا بیڑا غرق ہو جائے۔ اگر بالفرض آپ اس
نقطہ کو دوسرا مقام دے دیں تو علم رمل [illegible] شکل بن
جائے گی [illegible] نحس اکبر ہے۔

اگر آپ اس نقطہ کو تیسرا مقام دیں تو شکل [illegible] بنے
گی جو فساد والی نحس ہے۔

اگر آپ اس نقطہ کو چوتھا مقام دے دیں تو شکل [illegible] بنے
گی جو نحس اکبر ہے۔ اولیت اگر نقطے کو [illegible] شکل
[illegible] اور اگر اس نقطہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہٹ کر دیا جائے تو نحس اکبر ہے۔ دیکھئے نقطے نے صرف اپنا مقام
بدلا اور بات سعد اکبر سے "نحس اکبر" ہو گئی۔ اس نقطے کو اپنی جگہ
سے ہٹنے سے درست ہی درست ہے۔

اور اگر ث کی جگہ ت یا ٹ یا پ کو علم رمل
کی پہلی شکل تسلیم کر لیا جائے تو علم سارے کا سارا غلط ہو جائے
گا۔ گویا یہ نقطہ اپنے اصل مقام پر رہے تو درست ہے ورنہ
غلط ہے۔ ث کو اگر پہلی شکل تسلیم کیا جائے تو علم کے
تمام اصول درست ہیں۔ اس کے تمام فروع صحیح ہیں۔ اس سے
حاصل کئے ہوئے تمام اعمال محکم ہیں۔ اس کے ذریعہ سے کئے
ہوئے تمام احکام قابل یقین ہیں۔ یہ نقطہ اپنی اصل جگہ
موجود رہے گی۔ اس نقطہ کو کھینچ کھانچ کر ادھر ادھر کرنے
کی کوشش کی تو سارا علم غلط ہو جائے گا۔

جناب عالی علی علیہ السلام حضرت ابن عباس کو سورہ حمد
کی تفسیر بیان فرما رہے تھے اسی دوران میں فرمایا۔ اگر
میں سورۂ حمد کی تفسیر لکھوں اور اس کے جمیع حقائق اور
معانی کو بیان کروں۔ تو ستر اونٹوں کا بار ہو جائے۔
فرمایا ہے کہ جتنے علوم اولین و آخرین ہیں وہ سب
قرآن مجید میں ہیں اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ
فاتحہ میں ہے۔ اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں
اور جو بسم اللہ میں ہے وہ ب میں ہے
و انا النقطۃ تحت الباء ... اور میں

جو کچھ ب میں ہے وہ نقطہ میں ہے اور وہ نقطہ ازل سے ... ہر
دائرہ علوم اولین و آخرین ہے۔ رسول اکرم نے اسی نقطہ کو
باب علوم سے تشبیہ فرمایا ہے کیونکہ اسی نقطے کے گرد ہی تمام علوم
گردش کرتے ہیں۔

پس علی نقطہ ہے کائنات کا۔
اسی کو اولیت حاصل ہے اسلام پر۔

پہلا امام اول ہے یہ خلیفہ بلا فصل ہے۔ یہ اول المسلمین
ہے اولیت اسی نقطۂ کائنات کو حاصل ہے۔ لہٰذا اولی ہی
آنا چاہئے۔ اگر کائنات کا یہ نقطہ اپنے اصل مقام پر آتا تو
اسلام کے رمل کی شکل ث آتی جو سعد اکبر ہے۔ اسلامی
قوانین اپنے صحیح مقام پر ہوتے۔ دین میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی۔
دین میں یہ سارے اختلاف اور عقائد کا تغیر واقع نہ ہوتے
اس لئے کہ اس نقطہ کو اولیت نہ مل سکی۔ اور اس نقطہ کو
مسلمانوں نے اپنے اصل مقام پر نہ رکھا۔
اسلام کی تنزلی اور اختلاف عقائد کا سبب یہی ہے
کہ مسلمانوں نے نقطۂ کائنات کو صحیح مقام پر نہ رکھا۔
اور اسلام کی شکل ث سے بدل کر ت ہو گئی۔ جو نحس
اکبر ہے۔

علم رمل کی ہر شکل کے مختلف خواص اور منسوبات
ہوتے ہیں۔ دیکھئے کچھ چیزیں ہیں جو ان اشکال کے
منسوبات کیا ہیں۔ رمل کے ماہرین نے ان کے منسوبات ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں۔ مگر عوام کی دلچسپی کے لئے میں بھی لکھ رہا ہوں۔ مگر یاد رکھئے
ان ہر دو اشکال کے منسوبات میں اپنی کسی کتاب سے نہیں لکھ رہا۔
تاکہ پڑھنے والوں کو مجھ پر غلط بیانی کا "بیان" دینے کی جرأت نہ ہو۔
آپ سرخاب الرمل [illegible] صفحہ ۱۲۲ پر شکل [illegible] کے منسوبات
پڑھ سکتے ہیں اور مختصر سا خلاصہ میں بھی پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ شکل سعد اکبر ہے —— اس شکل کی ذات نیک ہے۔
۲۔ اس شکل کا انسان خوش خلق۔ ذی فہم، شیریں زبان
فراخ چشم اور فراخ سینہ ہوتا ہے۔
۳۔ اس شکل کا پیشہ عدالت ہے۔ ریاضی، دینی مشاغل اس
میں اس شکل کو خاص دخل ہوتا ہے۔
۴۔ اس شکل کا مقام عدالت یا مسجد ہے۔
۵۔ اس شکل سے تعلق رکھنے والے ممالک مکہ، مدینہ، نجف اشرف
کاظمین، مشہد، کربلا معلیٰ، طوس اور بغداد ہے۔
۶۔ اس شکل کو اوقات کے پہلو سے نسبت ہے۔
۷۔ اس شکل کو نسبت ماہ رمضان سے ہے۔
۸۔ اس شکل کی نسبت دستار سے ہے۔

یہ مختصر منسوبات کتاب سرخاب الرمل صفحہ ۱۲۲ پر آپ
خود پڑھ سکتے ہیں۔ یہ نقطہ اول کی شکل کے منسوبات
ہیں۔ بعد رسول اکرم مولا علیؑ سے زیادہ سعد اور کون ہو سکتا
ہے جن کے متعلق فرمایا ہے۔
من کنت مولاہ فہذا علیؑ مولاہ

یا علیؑ انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ
یا علیؑ انت منی وانا منک —— دمک دمی لحمک لحمی
ہزاروں احادیث نبوی اس بات پہ شاہد ہیں۔ کہ رسول اکرم اور
علیؑ کا ایک خون ایک گوشت ایک پوست۔ ایک نسل۔ ایک خاندان
ایک شہر اور ایک نور ہے ان سے زیادہ سعد اور کون ہو سکتا ہے!
علیؑ سے زیادہ عادل اور زیادہ [illegible] ہے کہ
اسلام کے اندر سے بھی تلاش کرنے کی کوشش کر کے دیکھو۔
علیؑ کا مقام مسجد ہے۔ کعبہ ہے۔ نجف ہے۔ کعبہ میں
ولادت۔ مسجد میں شہادت اور نجف اشرف میں مقبرہ۔
علیؑ ماہ رمضان میں شہید ہوئے۔
علیؑ کے سر پر رسولؐ کی دستار ہے۔ غدیر کے موقع
پر رسم دستار بندی پوری کر کے رسولؐ نے یہ شرط بھی مکمل
فرما دی۔
غرضیکہ شکل ≡ سراسر علیؑ کی ذات سے متعلق ہے۔
اب لیجئے۔ سرخاب الرمل کے صفحہ ۱۴۰ پر شکل ≡
کے منسوبات پڑھیئے۔ مختصراً مجھ سے بھی سنئے۔

۱۔ اس شکل کا وقار ذلیل ہے۔ یہ شکل مردود ہے۔ نحس
اکبر ہے۔
۲۔ اس شکل سے تعلق رکھنے والا انسان۔ ظالم، [illegible]
اور شریر ہوتا ہے (کتاب کا مصنف جبرالوت کا لفظ
بھی لکھ گیا ہے۔)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳- اس شکل سے تعلق رکھنے والی جگہ بت خانہ ہے۔

۴- اس شکل کا پیشہ جادوگری۔ کوزہ گری۔ سنگ تراشی۔ گورکنی اور جسم فروشی ہے۔

۵- اس شکل کا مقام قبرستان، اور غلیظ بدبودار تنگ و تاریک مقام ہے۔

۶- اس شکل سے تعلق رکھنے والے ممالک۔ حبشہ [illegible] اور سومنات ہیں۔ علم رمل کی اصطلاح شکل کا انجام [illegible] خطرناک ہے؟

عملی علم النفس کی روشنی میں

علم النفس

علم النفس ایک علم ہے، اس علم کا ماہر بغیر کسی حساب کے بغیر لکھنے پڑھنے کے ...... حالات زمانہ کو اک آن واحد میں سمجھ سکتا ہے۔ اس کے ذریعے ہر سوال کا جواب دیا جا سکتا ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ میں نے صرف ایک مہینہ اپنے نفس کی رفتار کو غور سے [illegible] کیا تھا اور اپنے حالات مستقبل کو قبل از وقت جائزہ لیا کرتا تھا۔ سو یا بالکل درست ثابت ہوا کرتا تھا۔ ایک مختصر سا کتابچہ میں نے اس علم کے بارے میں لکھا ہے "سانس" جس کے مطالعے سے آپ کو بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔

مختصراً عرض گزار ہوں کہ سانس جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے اس کی ابتدائی ۲ قسمیں ہیں۔

۱- شمسی ۲- قمری

دائیں نتھنے سے جب سانس جاری ہو تو اسے کہتے ہیں شمسی نفس اور بائیں نتھنے سے جب سانس جاری ہو تو اسے کہتے ہیں قمری نفس۔ قدرت نے ان دونوں قسموں کو مساوی وقت میں تقسیم کیا ہے۔ شمسی نفس کا دور ۲ گھنٹے ہے اور اس کے بعد ۲ گھنٹے قمری نفس چلتا رہتا ہے یا ایک نتھنے سے [illegible] زیادہ سانس زیادہ نکلتا معلوم ہوتا ہے اور دوسرے نتھنے سے کم۔ جس نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم [illegible] یہ دیکھیں کہ "شمسی یا قمری" چل رہا ہوگا۔ دائیں نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم ہو تو شمسی نفس چل رہا ہوگا اور اگر بائیں نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم ہو تو قمری نفس چل رہا ہوگا۔ ان ہر دو نفسوں کے [illegible] نتھنے کا وقت مختصر کر دیا جاتا ہے [illegible] اپنے شمسی [illegible] قمری نفس چلے گا اگر دونوں نفسوں کا دور کسی دن ۲ گھنٹے سے کم ہو جائے یا بڑھ جائے تو یہ دلیل ہے زندگی میں مستقبل قریب کی اچھی یا بری بات کی ———— اور یہ تغیر [illegible] زندگی کے مختلف امور کی پیشگوئی ہوتی ہے۔ کائنات [illegible] شمس و قمر کی حکومت کا ذکر فرماتا ہے۔ اللہ بھی شمس و قمر کی قسمیں اٹھاتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والشمس وضحٰھا ۔ والقمر اذا تلٰھا ۔ جیسا کہ اشعار اسے
اضمحلال ۔ سکون و راحت کا دار و مدار شمس و قمر نفوس پر
منتقل ہے ۔ اور کائنات کے نظام کا دار و مدار تو بالکل اللہ تعالیٰ
کی ذات پر منحصر ہے ۔

علم النفس کی رو سے جتنا وقت شمسی نفس کا ہے اتنا ہی وقت
قمری نفس کا ہے ۔ اگر کسی وجہ سے قمری نفس کی حکومت کا
وقت کم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ آپ پر بہت ہی بڑی
کوئی ناگہانی آفت آنے والی ہے ۔ کشت و خون ۔ لڑائی
جھگڑا فساد اور مقدمہ بازی ہو گی ۔

اسلام کے ظہور ۔ ۔ ۔ کا دور حکومت کم کر دیا گیا تو یا لگا
یہی سمجھو کہ [illegible] اگر قمری حکومت کا زمانہ زیادہ
ہو جائے تو راحت سکون خوشی اور آرام حاصل ہوتا ہے ۔
جب شمسی نفس کا وقت ختم ہو جائے تو لازمی طور پر قمری
نفس کا دور حکومت شروع ہو جاتا ہے ۔ مگر درمیان میں
۳ ساعتیں آتی ہیں ۔ اور ان ۳ ساعتوں کے گزرنے
کے بعد قمری نفس کا دور شروع ہوتا ہے ۔ سمجھے [illegible]
یہ تھا تاریخ اسلام کی صحیح ترجمانی !
کہ شمسی دور ختم ہونے کے بعد ۳ ساعتیں درمیان
میں آ جاتی ہیں اور اس کے بعد قمری دور شروع ہوتا ہے ۔
شمسی نفس کا وقت بھی ۱۲ گھنٹے اور قمری نفس کا وقت
بھی قدرت کی طرف سے ۱۲ ہی گھنٹے ہے ۔

اور لاتعین ساعتوں کا وقت قدرت نے مقرر نہیں کیا ۔ کیونکہ فطری
طور پر ہر شمسی دور کے بعد قمری دور ہی ہونا ضروری ہے یہ ۳ ساعتیں
درمیان میں خواہ مخواہ آ گئی ہیں مگر ان کا قدرت کی طرف سے مقرر شدہ
وقت نہ مقرر ہے اور نہ ہی کوئی ہے ۔

بس یہ ساعتیں آ ہی جاتی ہیں ۔ ایک ساعت کا نام ہے
ساعت زحل دوسری ساعت کا نام ہے ساعت مریخ ۔
اور تیسری ساعت کا وقت ہے ساعت ستارہ دیر ۔
اگر یہ ساعتیں درمیان میں وقوع پذیر ہوں اور شمسی نفس
براہ راست قمری نفس کی طرف منتقل ہو جائے تو دلیل ہے
اس بات کی کہ آپ نہایت آرام سے عزت سے ۔ دولت سے
دولت حشمت اور عظمت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں ۔

۱ پہلی ساعت زحل ہے ۔ یہ ساعت انتہائی منحوس ہے کر
۲ دوسری ساعت مریخ ہے ۔ اس دور میں کشت و خون کی کثرت
ہوتی ہے ۔
۳ تیسری ساعت ستارہ دیر ہے ۔ یہ ساعت نہایت خطرناک ہے
ساعت ستارہ دیر میں احتیاط سے رہے اگر کسی پر غصہ آ گیا
تو اس کا نتیجہ خطرناک ہو گا ۔

جذبات کے اس مشتعل وقت میں ہی قتل و غارت
کے اکثر واقعات ہو کر رہتے ہیں ۔ علم النفس کے ماہروں کی
متفقہ طور پر یہ رائے ہے کہ دنیا میں جس قدر لڑائی جھگڑے
قتل اور فساد کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں سب نفس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ساعت مریخ اور ساعت مشتری کا نتیجہ ہوتے ہیں ——
مگر نفس مریخ میں انسان غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا بلکہ
لیکن نفس مشتری میں اگر فساد اٹھ کھڑا ہو تو انسان خود مغلوب
ہو جاتا ہے۔ سانس کا یہ حصہ اور یہ دور شطرنج تک ترقی کر جاتا ہے
مشتری نفس کی حالت میں انسان غصے میں اکثر پاگل ہو جاتا ہے
اور اس سے حرکات بھی سرزد ہوتی ہیں جو ان کی ساعت
میں انتہائی صبر و سکون سے گزر جائیں ان کو خدا کا شکر ادا کرنا
چاہیے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر بشر میں یہ ۳ ساعتیں ضرور آتی ہیں
جن کا مزاج اعتدال پر ہوتا ہے اس کا نفس شمسی فوراً ہی
نفس قمری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر مزاج میں اعتدال
نہ ہو اور کبھی غلیظ اور فاسد خلط کی فراوانی بدن میں ہو تو
پھر ان ۳ ساعتوں کا دور درمیان میں ضرور آتا ہے۔
اور جب یہ ۳ ساعتیں گزر جائیں۔ اس وقت قمری دور
شروع ہوتا ہے جسے سنا حضور نے۔ علم النفس آپ کو
تاریخ اسلام کا سبق پڑھا رہا ہے۔
آپ کچھ سمجھے بھی ہیں یا نہیں؟
ہجرت کی رات ارشاد خداوندی ہوا۔ ومن الناس
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔
اس آیت کی رو سے اللہ نے اپنی رضا والے کے بدلے
علی کا نفس خرید لیا۔ عزیز مصر نے یوسف کو خریدا۔

اور اللہ تعالیٰ نے نفس علی کو خرید لیا۔ عزیز مصر نے ظاہر یوسف
کو خریدا تھا کہ بدن کو —— یوسف کا باطن نور نبوت سے
پیمبر استعمال تھا۔ دنیا دنیا اس وجہ سے تھا لیکن حقیر سے
غریب الحضرت نے علی کے نفس کو خرید لیا۔ ظاہری بدن کو
خرید لیا۔ علی کا نفس ایک جام گیتی ہے اور حقائق و
معارف ربانی اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ علی کا نفس ایک
شہر علم ہے جو کبھی کنگرہ عرش پر جلوہ افگن ہے اور کبھی
فرش کے دامن پر آئینہ سا بنتا ہے۔
علی کا نفس ایک عندلیب ہے جو شاخ طوبیٰ پر قرار پکڑتا
ہے اور شہر روح اس کی غذا بنتی ہے۔ اللہ نے علی کے بدن
کو نہیں خریدا۔ بلکہ نفس کو خرید لیا —— اس لئے کہ قوت
نفس کے ماتحت ہے۔ اور ایک نفس کی
بدلی ——
خریداری سے بدن کی خریداری ہے۔ نفس کو خریدا اور دنیا سے
ان کی خریداری کی۔ جو چیز نہیں خریدی جا سکتی اسے خرید
لیا۔ عجیب افسانہ ان کی عجیب
یوں صاحب! کہ ہوا میں پرندہ اڑ رہا ہے نیچے بیٹھ
کر بھی شکار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ . . . . .
خرید لیا گیا پر قدرت نہیں ہوتا
اور —— اللہ نے نفس علی کو خرید لیا ہے۔ جو کچھ بھی پرندہ
بن کر فضا کے ہر سمت میں پرواز کرتا ہے۔ کبھی پانی بن کر
دریا کے حضرت میں غوطہ زن ہے اور کبھی صحرا کے صحرات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں سرگرداں ہے ——— !
علیؑ کا نفس ہر لحظہ اللہ کی یاد میں رہتا تھا اس لئے اللہ
نے اپنی چیز کو خرید لیا۔
علیؑ کا نفس اللہ کی محبت میں وقف تھا۔ اللہ نے اپنا وقف
سنبھالا۔

——— آج کل آپ سانس لیتے ہیں کیا اس سانس لینے پر
کوئی ثواب آپ کو ملتا ہے؟ ہرگز نہیں . . . مگر ماہ رمضان
میں روزہ کی حالت میں آپ کی ہر سانس تسبیح بن جاتی ہے . .
. . اس کی وجہ کیا ہے؟ ——— یہ کہ روزہ کی وجہ سے ظرف
نفس کی طہارت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اب جو سانس اس
سے ہو کر گزرتی ہے وہ تسبیح بن جاتی ہے۔

——— ایک ہلکی سی طہارت آ جانے سے تو سانس
تسبیح بن جاتی ہے اور اگر لسان اللہ کا دین ہو۔ نفس اللہ
کی طہارت میں غوطہ کھا کے نکلی ہوئی سانس ہو۔ رسول کا
بستر ہو۔ ملائک کا ہجوم ہو۔ بہشت گھر سے باہر ہو۔ اور ایمان
گھر کے اندر ہو۔ رضائے الٰہی کی تسبیح چل رہی ہو۔ کل امامت
کی خوشبو سے گھر بسا ہوا ہو تو نہ پوچھئے کہ
اس فضا میں جو سانس آئے گی اس کی کیا قیمت ہو گی!
سو اس اطمینان کے بدلے میں خالق کی رضا کو خرید لے
کہ قتل کا سر پر جمگھٹ ہوا اور تان کے چادر سو گئے
بھائی بچ جائے تو جو اللہ کے گھر میں پیدا ہوا ہے اللہ

کھانا ملے تو کیا ملے ——— نیند جیسی نعمت ہے بہشتی
علیؑ بستر رسولؐ پہ سویا ہوا تھا ——— نبیؐ کی نیند
بہ بہشتی کی نعمت اللہ کی رضا ہو اس کے "ہوش" کی اللہ
جانے کیا قیمت ہو گی!
ہجرت کی بات تو خرید لیا اللہ نے "علیؑ کا نفس"!
اور مباہلہ کے دن رسولؐ کو حکم دیا کہ اے رسولؐ عیسائیوں
کے مقابلے میں تم لے جاؤ اپنے نفس کو ——— اور رسولؐ لے
کے گئے علیؑ کو ——— تو علیؑ رسولؐ کا بھی نفس۔ اور اللہ
کا بھی نفس
قدرت نے اس "نفس" کو رسولؐ کے ساتھ اتنا مشترک
بنایا۔

اللہ نے اپنا نام دے دیا۔	رسولؐ نے اپنا مقام دے دیا
الٰہی صحن علیؑ بنا دیا۔	رسولؐ نے دختر دے دی
اللہ نے گھر دے دیا	رسولؐ نے بستر دے دیا
اللہ نے [illegible] دے دی	رسولؐ نے وزارت دے دی
اللہ نے امامت اور ولایت دے دی۔	رسولؐ نے داماد بنا لیا۔
اللہ نے خانہ زاد کر دیا	رسولؐ نے باب مدینۃ العلم کہہ دیا
اللہ نے نفس عبدہٗ	رسولؐ نے [illegible]
[illegible] لقب کہہ دیا	
اللہ نے [illegible] دی	

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اکرمؐ کو معلوم ہے کہ جب میں معراج پہ گیا۔ تو اللہ نے
کلام فرمایا مجھ سے علیؑ کا تھا۔ تو علیؑ ــــ معراج پر جا کر نفس
ناطقہ بن گئے۔ ہر شخص پوچھتا ہے کہ "میری بات کا
نفس مضمون کیا ہے"؟ ــــ تو گویا معراج کے کلام
کا نفس مضمون تھا ــــ علیؑ!

ایک دن کمیلؓ نے جناب امیر المومنینؑ سے پوچھا کہ "
نفس کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تو کس نفس کو دریافت
کرتا ہے؟ عرض کی مولا کیا ایک نفس کے علاوہ کوئی اور
نفس بھی ہیں؟

فرمایا ہاں چار نفس ہیں۔

۱۔ نامیہ نباتیہ ۲۔ حسیہ حیوانیہ ۳۔ ناطقہ
قدسیہ ۴۔ کلیہ الٰہیہ۔

انسان میں ہر ایک کے لئے ۵ ۔ ۵ قوتیں ہیں۔

نامیہ نباتیہ کی ۵ قوتیں یہ ہیں۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔
ہاضمہ۔ دافعہ۔ مربیہ

حسیہ حیوانیہ کی ۵ قوتیں ہیں۔ سامعہ۔ باصرہ
ذائقہ۔ شامہ۔ لامسہ

ناطقہ قدسیہ کی ۵ قوتیں۔ فکر۔ ذکر۔ علم۔ حلم
نباہت۔

کلیہ الٰہیہ کی ۵ قوتیں

۱۔ بقا فی الفنا۔ فنا میں بقا کی جستجو۔

۲۔ نعیم فی الشقاء۔ تکلیف میں راحت کی لذت
۳۔ عز فی الذل۔ ذلت میں عزت کا پہلو
۴۔ فقر فی الغنا۔ امیری میں فقیری کی شان
۵۔ صبر فی البلاء۔ بلا میں صبر کا نمونہ

آپ علیؑ کے نفس ناطقہ قدسیہ کی پانچوں قوتوں کا امتحان یوں

فکر:- ہمیشہ عبادت پر گنہگاروں کی مغفرت کے لئے
دعائیں مانگنا علیؑ کا شعار زندگی ہے۔

ذکر:- ذکر خدا کا عالم تھا کہ خدا نے قرآن میں اہل الذکر کا
خطاب فرمایا۔

علم:- کی یہ حالت تھی کہ باب مدینہ علم ہو گئے۔

حلم:- کا یہ مقام تھا کہ دشمن کے سینے پر سوار تھے کہ سر
کاٹیں۔ مگر اس نے بے ادبی کی، تو اسے چھوڑ کر
اٹھ کھڑے ہوئے۔

نباہت:- آیات قرآنی اس پر صادر ہیں علیؑ کی ذات میں صحف
ہر طرح کی شان کا مظاہرہ ہوتا ہے

اب آپ علیؑ کے نفس کلیہ الٰہیہ کی ۵ قوتوں کو دیکھئے
پہچانیں۔

بقا فی الفنا:- علیؑ نماز میں تھے اور حالت یہ تھی کہ جنگ
والوں کو شبہ ہوا کہ علیؑ گھر گئے ــــ جناب فاطمہؑ
کو اطلاع دی گئی تو آپ نے پیغام بھیجا کہ تسلی دے دی کہ
حالت اکثر نماز میں ہو جایا کرتی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ عنصر ۔ خون اور [illegible] جاتا ہے
کے سب عناصر موجود ہیں جن سے انسان بنا ہے ۔
انسان خاک ہے ۔ اور خاک میں چونکہ یہ سب عناصر موجود
ہیں اس لیے انسانی جسم کی ساخت میں بھی ان عناصر کو بڑا دخل
حاصل ہے ۔

اب ایک بات پوچھئے اور اس کا جواب ذرا سوچ کر دیجئے !
کیا آپ کا رسول بھی جھوٹ بولتا ہے ؟ نہیں !
آپ کا رسول کبھی کوئی ناجائز حکم دیتا ہے ؟ [illegible]
[illegible] آپ کا رسول [illegible]
جو کچھ وہ کہتا ہے حق کہتا ہے ۔ نہیں ؟ ہاں
اس کا ہر فرمان حق ہے اس کا ہر قول حق ہے اس کی ہر بات حق ہے
پھر رسول کے کسی ایک فرمان ۔ کسی ایک بات ۔ اور کسی ایک قول کے
[illegible] کی جرات نہیں ہے ۔ ایک کا منکر گویا کل کا منکر ہے ۔ رسول کے
ہر فرمان کو قبول کرنا پڑے گا ۔ اور [illegible]
چارہ نہیں ہے ۔

میرے دوست ! [illegible] کی عناصر زمین میں ہیں ہر کل عناصر جن سے
انسان بنا ہے ___ اور زمین کو ۔ ۔ ۔ مٹی کو ۔ ۔ ۔ خاک کو
۔ ۔ ۔ قرآن میں کہتے ہیں تراب اور جناب علی علیہ السلام کو رسول اکرم
نے ابوتراب فرمایا ہے ۔ [illegible] ۔ وہ فرمان کی رو سے مٹی کا ہے ۔
زمین کا باپ
اور آپ جانتے ہیں ۔ ۔ ۔ کا مطلب جو زمین کی پیداوار ہیں تو ادھر

نصرت الستار ۔ فاتح خیبر ہے مگر جو کی سوکھی روٹی نمک سے توڑ توڑ کر
مزے سے کھاتا ہے ۔
عزت الذلیل ۔ اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں اللہ کا ایک بندہ ہوں
جب کہ قرآن کی بیسیوں آیات عزت کا شرف بخشتی ہیں ۔
فقر الغنا ۔ علی شہنشاہ کونین ہے نفس اللہ کہیں نفس
رسول بھی العلم ہی ۔ ولی بھی ۔ خلیفہ بلا فصل بھی
___ مگر یہودیوں کے باغ میں پانی دیکر مزدوری
کرتا ہے ۔
صبر البلاء ۔ غصب فدک اور غصب خلافت پر صبر کا مظاہرہ
اسی پر ختم ہے ۔

علیؑ علم الابدان کی روشنی میں ۔

میں ایک پیشہ ور طبیب ہوں ۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ آپ
میری طرح طبیب بن جائیں ۔ مگر علم الابدان کی روشنی میں علیؑ کا
شان پڑھ لینے سمجھ لینے میں تو کوئی حرج نہیں ۔ آئیے دیکھئے
کہ علیؑ کس کس علم میں جلوہ فرما ہیں
جدید سائنس کی رو سے انسان ۱۲۶ عناصر کا مرکب ہے آلہ
پانی ، ہوا ، مٹی ، ہائیڈروجن ۔ لیتھیم ، کاربن ، لوہا ، تانبا ۔ ناٹروجن
غرض جتنے بھی عناصر ملکر کسی مادے کی تشکیل کرتے ہیں وہ
سب کے سب عناصر جسم انسان کے اجزاء ہیں ۔ ان تمام عناصر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آدم سے لے کر قیامت تک جتنے انسان پیدا ہوئے ۔ گر وہ سب ہیں یا ہونگے ان سب کا باپ کون ہوا ؟ ابو تراب یا
اور باپ سے انکار کرنے والے کو لوگ کیا کہتے ہیں (ولد الحرام)
یا ابو تراب کو شیخین فلسفہ دنیا کہیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ !
بدن انسانی میں عضو ہے علیؑ کے بارے رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے
یا علی انت منی بمنزلۃ الراس من جسدی ۔

جسم انسانی میں چہرہ ہے	علیؑ	وجہ اللہ ہے
جسم انسانی میں آنکھ ہے	علیؑ	عین اللہ ہے
جسم انسانی میں زبان ہے	علیؑ	لسان اللہ ہے
جسم انسانی میں کان ہے	علیؑ	اذن اللہ ہے
جسم انسانی میں سینہ ہے	علیؑ	جنب اللہ ہے
جسم انسانی میں ہاتھ ہے	علیؑ	ید اللہ ہے

جسم انسانی میں خون ہے — علیؑ کے بارے رسول اکرمؐ کا ارشاد
دمک دمی (تیرا خون میرا خون)
جسم انسانی میں روح ہے — علیؑ کے لئے ارشاد رسولؐ ہے
روحک روحی تیرا روح میرا روح
جسم انسانی میں نفس ہے — علیؑ نفس اللہ بھی ہے نفس رسول بھی ہے ۔

انسانی جسم میں چار خلطیں ہیں خون بلغم صفرا سودا ۔
جسم کی قوت خون سے قائم ہے ۔ روح اسی کے سہارے ہے صحت اسی کے باعث ہے اور رسول اکرمؐ کا فرمان ہے

یا علی انت دمک دمی روحک روحی ۔ گویا محمدؐ کا سارا خون علیؑ ہے اور علیؑ کا سارا خون محمدؐ ہے
ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہو تو اسی قسم کا خون دیا جانا مناسب ہے جس قسم کا خون مریض کے اندر موجود ہے ۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا ۔ گویا بجائے علیؑ کے ـــــ اگر محمدؐ کا خون کسی دوسرے کو لگایا گیا تو نقصان کا باعث ہوگا ۔
دوسرے شخص کے خون کی تاثیر ضرور پیدا ہوتی ہے ۔ ایک مثال مشہور ہے کہ کسی مولوی صاحب کو ڈاکٹر نے کسی میراثی کا خون دے دیا ۔ مولوی صاحب اذان دیتے وقت تالیاں بجانے لگ گئے ۔ جب میراثی کا ایک پاؤ خون مولوی سے تالیاں بجا سکتا ہے تو کیا کیفیت ہے اسی خون کا ـــ جس کا سارا تن محمدؐ کا خون تھا ۔ اور ذات نبوی کا خون ہو ۔ اور علیؑ کو محمدؐ کا خون جانو ۔
رسالت ابھی تک قائم ہے تو صرف اس لئے کہ اس کی بقا کے لئے علیؑ اور اولاد علیؑ کا خون دیا گیا سارا ہیں ذوات مقدسہ سے اسلام قائم ہے خون کا امتزاج کرتے ہے اور کسی سے بھی طہارت پیدا ہوتی ہے اس میں یہ شجاعت صرف علیؑ کے دم سے ہے ۔
بلغم کا مزاج سرد تر ہے ۔ یہ مشکوک دینے کے قابل ہے ۔
اطبا کا قیاس ہے کہ بلغم خون کا بدل بن سکتی ہے مگر یہ قیاس ہی قیاس ہے کسی نے بنتے نہیں دیکھا ۔ اور محض قیاس ہے ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اطبا کا ——— اول من قاس ابلیس جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ شیطان تھا ——— اس لئے قیاس غیر اللہ کی نظر میں شیطانیت ہی شیطانیت ہے۔ قیاس مت کیجئے کہ خون کا بدل بلغم ہو سکتی ہے۔ خون خون ہے۔ بلغم بلغم ہے جگر جگر ہے تکمر دگر ہے۔

رسولؐ کا جانشین "دیمک دی" ہو سکتا ہے۔ بلغم بلغمی نہیں ہو سکتا۔ سوچئے غور کیجئے تا بصیرت ہو لیجئے۔ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے غصہ اس کی زیادتی کے باعث بہت آتا ہے۔ عقل و فراست اس کے فساد کے باعث ہوتے ہیں اکثر مہلک امراض کی وجہ صفرا ہوتا ہے۔

سودا کا مزاج سرد ہے اس کا مزاج گریہ کی طرف راغب ہوتا ہے۔ یہ نہایت فاسد خلط ہے۔ جو انسان کے ہوش و حواس کو کھو دیتی ہے۔ بدن پہ جگہ جگہ پھوڑا پھیر آتے ہیں۔ نکلت بدن میں سیاہی آجاتی ہے جیسے تشنج ہو؟ - ذہن سخت ہو جاتے ہیں۔ سمجھئے کہ۔

یہ سب خلطیں . . خون کے تابع ہیں اور بدن کا کل نظام خون کے تابع ہے۔ جسم میں جہاں تکلیف واقع ہو۔ قوت مدبرہ فوراً ہی اس مقام پر خون کو امداد کے لئے بھیجتی ہے جیسے علیؑ ہر مقام پہ پہنچ کر رسولؐ اکرم کی امداد فرماتے تھے اعضائے رئیسہ تین ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ دماغ کی شعر میں سے اور جناب رسولؐ اکرم کا ارشاد ہے یا علیؑ انت

منی بمنزلۃ الراس من جسدی۔

یا علیؑ تجھے مجھ سے یہ نسبت ہے جیسے جسم کو سر سے ہوتی ہے

گویا علیؑ — رسالت کا سر ہے۔

علیؑ رسالت کا دماغ ہے۔

بدن انسانی میں دل کی حکومت ہے اور دماغ اس کا وزیر ہے۔ کائنات میں رسالت اور حکومت ہے محمدؐ کی اور علیؑ اس کا وزیر ہے۔ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ الراس من جسدی محمدؐ دل ہے علیؑ دماغ ہے۔ علیؑ وزیر ہے رسالت پناہ کا ——— اور وزیر ہی کی عقل پر حکومت کا تمام چلنا ہے۔ اسلام چلا ہے صرف اسی وزیر کے تدبر پہ . . . . . ! دماغ سے ہی اعصاب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور جسم کی تمام حسوں کا مرکز ہے دماغ ——— ! روح کے احکام براہ راست اعضا تک نہیں آتے بلکہ پہلے دل پہ نازل ہوتے ہیں۔ اور دل سے دماغ کی طرف پہنچتے ہیں۔ دماغ دیگر اعضاء کی طرف ان احکام کو بھیجتا ہے ——— دل کا کام روح سے احکام لینا اور دماغ کا کام ہے سلطنت جسم میں عمل کرانا۔

گویا کل بدن اسی وزیر کی قابلیت پہ منحصر ہے۔

جس طرح دل کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ اسی طرح دماغ کے بغیر بھی انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔

دماغ نام ہے ۱۲ قوتوں کا۔ باصرہ۔ سامعہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ لامسہ۔ حس مشترک۔ حافظہ۔ ممیزہ۔ متخیلہ۔ متفکرہ۔ نافذہ۔ متصرفہ۔ ان ۱۲ قوتوں میں اگر ایک قوت بھی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کم ہو جائے تو جسم اپنے صحیح فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ امام بھی ۱۲ ہیں۔ ان کے بغیر بھی اسلام کے فرائض صحیح طور پر سرانجام نہیں ہو سکتے۔

دماغ اور دل میں اتنا گہرا تعلق ہے۔ اتنا قریبی واسطہ ہے۔ کہ یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ بات دل سے نکل آئی ہے یا دماغ سے ـــــ نبیؐ اور علیؑ جن میں بھی اتنا ہی گہرا تعلق ہے کہ نبوت محمدؐ کی ہے وہی علیؑ کی ہے۔ جو علیؑ کی ہے وہی امامت محمدؐ کی ہے۔

دماغ دل کا ایک دروازہ ہے۔ محمدؐ شہر علم ہے اور علیؑ اس علم کے شہر کا دروازہ ہے۔

دل نیچے ہے اور دماغ اوپر ہے۔ گویا یہاں انسانی جسم کا منظر دیکھیں ہیں وہاں بھی دل نیچے تھا اور دماغ تھا۔

دماغ بدن کی اصلاح کرتا ہے جسم کے ہر حصے میں دماغ کے احکامات کو پہنچاتا ہے گویا دماغ مشکل کشا بدن ہے۔

جیسے دل و دماغ قائم ہے بدن کی تمام قوتیں بھی قائم ہیں گویا دماغ جسم کا اولی الامر ہے۔

دل جسم کا ایک شہر ہے اور دماغ اس کا دروازہ ہے ہم جو کچھ اس سے سنتے ہیں دیکھتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ سوچتے ہیں سب کچھ دماغ کی امداد سے کرتے ہیں دل سے جو کچھ انسان کو ملتا ہے۔ دماغ کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ علیؑ باب مدینۃ العلوم ہے جو کچھ مخلوق کو ملتا ہے اسی دروازہ سے

ہے۔ اور امامت کے سوا اعمال اسی کے ذریعے پہنچتے ہیں دماغ کا قائم مقام معدہ نہیں ہو سکتا۔ معدہ کا کام ہے کھانا اور فضلہ نکال دینا۔ بس ہر چیز کا کھایا جانا۔ اپنا عمل پورا پیدا ہو۔ کھایا جانا اور بس کھایا جانا ـــــ دماغ کا قائم مقام پیٹ نہیں ہو سکتا ہے اس کم بخت میں اتنی گراوٹ ہے۔ کہ اگر پھیل جائے تو بدن کی حالت ہی کو ابتر کر دے۔ اکثر ڈاکٹروں نے اسے عضو معطل قرار دے کر نکال بھی دیا تو زندگی قائم رہی۔ دماغ کا بدل تلی نہیں ہو سکتی یہ تو سودا کا مرکز ہے گھٹیا سا عضو ہے۔ جسم کی ردی اور فضول خلط کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔

دماغ کا بدل دماغ ہی ہے۔ یہ اپنے اصلی مقام پر ہے تو سب کچھ درست ہے۔ اللہ نے دو آنکھیں بنائی ہیں یہ نورانی مخلوق ہے سارے جسم کو راستہ دکھانے والی یہی نورانی مخلوق ہے۔ یہ نہ ہو تو ہم بھٹکتے پھریں۔ ہماری آنکھیں نور ہے۔ دیکھنے میں یہ دو ہیں مگر ان کا نور ایک ہے ان کا کام ایک ہے۔ ان کی بصارت ایک ہے جو کام ایک آنکھ کا ہے وہی کام دوسری آنکھ کا ہے۔ اللہ نے ان کو دو بنایا ہے۔ اس لیے کہ یہ نورانی مخلوق ہے اور اللہ نے نور کو جب بھی تخلیق فرمایا دو کر کے پیدا کیا۔

انا و علی من نور واحد۔

اگر ایک آنکھ چلی جائے تو اس کا پورا کام دوسری آنکھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرانجام دیتی ہے۔ آنکھ کی جانشین آنکھ ہی ہو سکتی ہے
ناک نہیں ہو سکتی۔ ناک اگرچہ ان دونوں آنکھوں کے قریب
قریب ہے۔ مگر آنکھ کا جانشین نہیں بن سکتا۔ نور کا جانشین
نور ہی ہو سکتا ہے۔

علمِ زراعت اور شانِ علیؑ

ہر تخم کے لئے یکساں زمین کام نہیں دیتی۔ بعض کے لئے
زیادہ کمائی ہوئی زمین کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کے
لئے معمولی ـــــ اور بعض کے لئے بہت ہی کم۔
جتنی بیش قیمت جنس ہو گی اتنی ہی اس کیلئے زیادہ
ریاضت کی ضرورت ہو گی آپ نے تھل کے علاقہ میں
چنے اُگے ہوئے دیکھے ہوں گے۔ ریت کے ٹیلوں پر
ـــــ وہاں کے کاشتکار معمولی ہل چلا کر چنے بو دیتے
ہیں اور فصل اُگ آتی ہے۔ مگر گندم، کپاس اور گنا
جیسی قیمتی اجناس کے لئے کاشتکار کو بہت زیادہ
محنت کرنا پڑتی ہے۔
جب معمولی مادی چیزوں میں یہ حال ہے تو امانت
و ہدایت معمولی سینوں میں کیونکر پرورش پا سکتی ہے
اس کے لئے ایسے قلوب کی ضرورت ہے جو خلقتِ
آدم سے ہزاروں سال پہلے عالمِ نور میں پرورش پا
چکے ہوں۔

علیؑ ہی وہ ہستی ہے جس کو رسولؐ نے ہر ممکن طریقے سے تعلیم
دی۔ گود میں پال کر۔ زبان چسا کر۔ زبان منہ میں دے کر
سینے پر لٹا کر۔ سینے سے لگا کر۔ طائر کی طرح بھرا کر۔
جب علیؑ نے پوچھا تو بتا دیا اور نہ پوچھا تو اپنی طرف سے
بتا کر ـــ رسولِ اکرمؐ نے پوری طرح سمجھ لیا تھا کہ ریاضت
کی ہوئی زمین ہے۔ ہدایت و امامت کا بیج یہاں رنگ لائے
گا۔ ایک ایک دانہ سے ہزار ہا دانے پیدا ہوں گے۔
پڑھا بیج۔ رسولِ اکرمؐ کی ہدایت تو سب پر مساوی تھی
مگر ہر فرد کو اتنا ہی فیض ملا جتنا اس کا ظرف تھا۔ ہدایت
ایک جیسی تھی۔ مگر اس کے اثرات مختلف تھے۔ کوئی اس
ہدایت سے مومن بنا کوئی مسلمان بنا۔ کوئی "ضعیف الایمان"
بنا اور کوئی کامل ایمان بنا ـــ تخم ایک تھا۔ مگر زمین مختلف
ہونے کے سبب سے اثرات مختلف ہو گئے۔ [illegible]
تعلیمات پر آپ لاکھ محنت کریں۔ ہل چلا کر۔ پانی
دیں کھاد دیں مگر پیدا کیا ہوتا ہے؟ ـــ تجربہ کر کے دیکھ لیں
نتیجہ یہی نکلے گا کہ [illegible] خود جو [illegible] میں آئے گا کچھ لیتے
ہر تخم زمین سے وہی چیز لے گا جس کے لئے وہ بنایا گیا
ہے۔ یہ زمین بھی تخم شناس ہے۔ زمین کی یہ کرامت
ہے کہ وہ ہر ایک [illegible] تخم کو [illegible] پہنچاتی
ہے۔ زمین اپنا [illegible] میں [illegible]
رس دیتی ہے۔ انگور کو میٹھا رس دیتی ہے اور لیموں کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھٹی رس ——— زمین کا ایک قطعہ ہوتا ہے محنت ایک جیسی
ہوتی ہے۔ نگہداشت ایک جیسی ہوتی ہے۔ مگر پاس پاس
کھڑے ہوئے درختوں میں ایک کا رس میٹھا ہے۔ ایک کا کھٹا
ہے ایک کا کڑوا ہے۔ یہ سب تخم پر مبنی ہے جیسا تخم ویسا ثمر۔
اور جس کا تخم۔ نورِ الٰہی ہو۔ "انا و علی من نورٍ
واحد" اور یہ تخلیق خداوندی ہے اس طرح جیسا پھر سیپ شرف
سورج میں سے سورج کی کرنیں ——— اس تخم پر نازکی
محنت کرنے سے جو پھل آئے گا اس پھل کا نام ہے "امامت
اور ولایت" ——— درختوں کے رنگ و روپ اور پھلوں
کے ذائقہ کا دار و مدار تخم پر مبنی ہے۔ جیسا تخم ہو گا۔
اس کا درخت آخر تک ویسا ہی رہے گا ——— اگر نیم کا
بیج آم کی جگہ میں دیا جائے تو یہ مقاربت اور صحابیت
کوئی فائدہ نہیں دے سکتی ایک ہی جگہ میں نیم اور آم موجود
ہوں۔ مگر آم آم رہے گا اور نیم نیم ——— آم نیم کو
کڑوا میٹھا نہیں بنا سکتا ——— ہاں ایک ہی قسم کے درخت اور
ایک ہی نسل کے درخت چاہے قریب قریب ہوں یا دور
دور ان کی خصوصیات میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔ کیا ہوتا ہے
ایک ہی درخت میں کہیں پھل پکا ہے کہیں کچا ہے کوئی
پھل جسامت میں کوئی ہلکا ہے کوئی خوش رنگ ہے کوئی بدرنگ
ہے جیسے ایک ہی درخت کے دو پھول ایک ہی درخت کے
تمام ثمر یکساں نہیں ہو سکتے۔ تو رسول کی صحبت میں بیٹھنے

والے سب کے سب لوگ کیونکر ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔
اسی طرح سب اصحاب برابر نہیں۔ کیونکہ بعض اصحاب نے محض
چند ساعت اور چند یوم کی صحبت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور بعض زندگی
بھر ساتھ رہتے تھے۔ بعض کی ذاتی صلاحیت کی منزل دوسروں سے کم تھی۔
بعض میں کسب شرف اور جذب تعلیم کا مادہ دوسروں کے برابر
نہ تھا۔ بعض ایسے تھے کہ باوجود پاس بیٹھنے کے رسالت مآب
کے خد و خال نہ بتا سکے۔
اور بعض باوجود شرف زیارت حاصل نہ کرنے کے سب کچھ
پا گئے۔ بعض کو قوموا اخی کہہ کے اٹھا دیا گیا۔ اور بعض کو
انت منی و انا منہ کہہ کے سینے سے لگا لیا گیا۔
پس تمام کا مرتبہ ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔
پھر پھول کہتے ہو۔ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں ان کی
طینت میں فرق۔ ان کے علم میں فرق۔ ان کی شجاعت میں
فرق۔ ان کی قربت رسول میں فرق۔ ان کے اخلاق میں فرق
ان کی تربیت میں فرق۔
ایک کی طینت۔ رسول کی طینت جیسی تھی وہ اور تھا۔
جس کی شجاعت سے اسلام پھیلا اس کا مرتبہ الگ تھا۔
جس کو باب مدینۃ العلم کہا گیا۔ اس کی شان جدا تھی۔
جس کو "فی القربیٰ" کہا گیا۔ اس کی نسبت الگ تھی۔
جس کو بھائی کہا۔ اپنا نائب بنایا۔ اپنی طرح مولا بنایا۔
جس کا خون محمد الرسول کا خون۔ جس کا گوشت محمد الرسول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا گوشت جو دھک رہی ۔ لٹک رہی تھی ۔
جو انت ھی وانا منہ ۔

وہ اور تھا ۔ اور دوسرے اصحاب اور تھے ۔
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں کہہ کے اپنی کم علمی سے بدنامی
بے باکی اور بے عقلی کا ثبوت مت دو ۔
جب ہاتھ کی پانچ انگلیاں برابر نہیں ہو سکتیں تو یہ چاروں
ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں ۔

آسمان ——— زمین نہیں بن سکتا
قلندر ——— سکندر نہیں بن سکتا ۔
قطرہ ——— سمندر نہیں بن سکتا ۔
کنکر ——— دُر نہیں ہو سکتا ۔

بھائی صاحب یوں کہو ——— ہے فرق بڑا ان چاروں میں ۔
ایک درخت جب بوڑھا ہو جائے اور اس کی نسل کو باقی رکھنا ضروری ہو تو مالی اس درخت کا پیوند لگا دیتے ہیں وہ اس طرح کہ اسی طرح کا اور اسی نسل کا ایک پودا گملے میں رکھ کر درخت کی ایک شاخ سے پیوند کر دیا جاتا ہے ۔ کچھ دنوں کے بعد اس پودے میں درخت کا پیوند بیٹھ جاتا ہے ۔ اب اس پودے میں اسی درخت کا اثر اور ذائقہ ہوتا ہے ۔
قدرت نے آخری نبوت کے درخت کو دوامی بقا دینے کے لئے امامت کا ایک پودا کعبہ کے گملے میں لگایا ۔ اور اس درخت کی شاخ سے پیوند لگا دیا ۔ تاکہ رنگ امامت

کا جوہر اثر نبوت کا آ جائے اور قیامت تک یہ نسل قائم رہے
فاعتبروا یا اولی الابصار

علم الخواب اور شان علیؑ

خواب کے اسرار سے واقفیت حاصل کر کے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں زندہ انسان پایا جا سکتا ہے ۔ دوسری زندگی والا (یعنی وہ شخص جو اپنے خواب پر قابو حاصل کر لیتا ہے وہ بچے مرے ہوئے عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کر سکتا ہے وہ نہ موت سے ڈرتا ہے ۔ اور نہ مرتے وقت اسے تکلیف آتی ہے ۔
آج میں اس مادی دنیا کے پر آشوب دور میں پہلی بار اور صرف پہلی بار اس روحانی موضوع پر قلم اٹھا رہا ہوں اس سے پیشتر علم الخواب پر ایسا قیمتی مضمون آپ کی نظروں سے نہ گزرا ہو گا اور نہ ہی آئندہ گزرے گا ۔

انسان کی زندگی کی ۳ حالتیں

انسان پر عام طور پر ۳ حالتیں قائم رہتی ہیں مثلاً بیداری (۱) خواب (۲) گہری نیند (۳) ۔ ان تین حالات کی پھر ۳ ۔ ۳ قسمیں ہیں ۔
عام لوگ صرف ان ۳ ہی حالتوں میں رہتے ہیں بیداری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواب اور گہری نیند ۔

خواب میں بیداری ۔ یہ بیداری کی روشن ضمیری ہے اس حالت میں انسان معمولی یا بیداری کی طرح تماشہ کا ادا کار ہی نہیں ہوتا بلکہ تماشائی بھی ہوتا ہے ۔ خواب کے ذریعہ ڈرامے کے بعض حصوں کو اپنی منشا کے مطابق تبدیل بھی کر سکتا ہے ۔ لیکن ایسی حالت میں قائم نہیں رہا جاسکتا وہ اس "عالم" کی روشن ضمیری سے محروم ہو جاتا ہے ۔

اگر جسم لطیف کے ساتھ کچھ گزرتا ہے ۔ اس کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی ۔ کیونکہ اسے پورا یقین ہوتا ہے کہ چند منٹوں میں وہ اپنے مادی جسم میں واپس آ جائے گا ۔ یہ حالت عموماً حالت خواب میں کسی ضرب کے پڑھ جانے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے ۔ اس کو فکری خواب بھی کہتے ہیں ۔

خواب میں بیداری کا طریقہ ۔ سوتے وقت اپنی حسیات کو ذرا بیدار رکھئے ۹۵ فیصد اپنی توجہ کو نیند کے لئے چھوڑ دیجئے اور ۵ فیصد توجہ کو بطور تماشائی ہوشیار رکھئے ۔ میرے یہ الفاظ شاید آپ کی سمجھ میں پوری طرح نہ آسکیں ۔ مگر اس مفہوم کو دہرانے کی کوشش یوں کروں گا کہ سونے سے پہلے اپنی طبیعت کو اس بات پر مائل کر دیں کہ میں خواب میں جاگ رہا ہوں اپنے لاشعور کو ترغیب دیں ۔ جیسے انگریزی میں [illegible] سے بہتر لفظ اور کوئی نہیں مل سکتا ۔ اگر آپ ایسا تجسس لیجئے

لاشعور کو بار بار دیں گے ۔ تو آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے احساسات خواب کے عالم میں بھی بیدار ہوں گے ۔ آپ ہر بات کو آسانی سے سن سکیں گے اور نیند میں ہونے کے باوجود ماحول کے تمام اثرات سے باخبر ہوں گے ۔ آپ کو جو خواب اس عالم میں آئے گا آپ ایک تماشائی کی حیثیت سے اس ڈرامہ کا سین دیکھیں گے ۔ یہ مشق نہایت مشکل ضرور ہے مگر بہت ہی مفید ہے اور ایک یا دو مصنوعی خواب کی مشق کے بعد آسان معلوم ہوتی ہے ۔

خواب میں خواب

یہ خواب کی روشن ضمیری ہے ۔ اور ہپناٹزم کی حالت کے مشابہ ہے جیسے ایک منٹ کے خواب میں انسان یہاں کے سالہا سال کی زندگی گزارتے ہوئے محسوس کرتا ہے جیسے کئی راتوں اور دنوں میں وہ باقاعدہ سوتا جاگتا کام کرتا ہوا معلوم دیتا ہے ۔

خواب میں خوب حاصل کرنے کا طریقہ

طریقے کئی ہیں مگر طوالت کتاب کے باعث مختصراً ایک جامع طریقہ پیش قارئین کر رہا ہوں ۔ خواب میں بیداری کی مشق کے بعد یہ مشق آسان ہو جاتی ہے حالت خواب میں اپنے نفس کو بیدار کیجئے اور اسے ترغیب دیجئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ آپ آرام سے سو جاؤ ایک خیالی چارپائی اور خیالی بستر بچھا کر عالم خواب
میں ہی اس پر سو جاؤ اور اپنے لاشعور کو کہہ کر سو جاؤ کہ آپ خواب میں
گہرے خواب میں چلے جائیں گے اس حالت میں عجیب بات یہ ہے
کہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے تو میں خواب میں تھا اب بیدار ہو
چکا ہوں حالانکہ خواب کی گہری کیفیت میں منتقل ہوتا ہے اور اس
حالت میں اسے جو خواب آتا ہے وہ سو فیصدی سچا ہوتا ہے
جو لوگ روح کو لطیف حواس اور مادی نفس کی خواہش سے
جدا کر کے اعلیٰ نفس کی جانب مائل ہو جاتے ہیں ان کے حصول خواب بھی
عالم کثیف کی بجائے عالم لطیف کے ہو جاتے ہیں خواب میں خواب
حاصل کرنے کے بعد آپ کو مستقبل کے نیک و بد اور ہونے کے اکثر حالات
کا قبل از وقت پتہ چل سکتا ہے اور آپ کو اس عالم خواب میں جو
کچھ بھی دکھائی دیگا وہ صحیح اور قطعی صحیح ہوگا میں نے خواب
در خواب تک ان مشقوں کو مکمل کیا ہے اور اپنے تجربات کی روشنی
میں بلا دریغ کہتا ہوں کہ واقعی ہر خواب ایک پیغام الٰہی اور
ایک الہام سے کم نہیں ہوتا ۔

خواب میں گہری نیند

اس خواب میں انسان عالم ناسوت میں دوہری زندگی گزار
سکتا ہے اور وہ تین منٹ کے اندر اندر تمام زمین کا چکر لگا
سکتا ہے اس عالم میں جو خواب آتے اسی عالم ناسوت کا خواب
کہا جاتا ہے اور اس قسم کے خواب اکثر مستقبل کے متعلق اطلاعات

ملا کرتی ہیں جو بالکل درست ہوتی ہیں یہ حالت خواب در خواب کے
طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے توجہ اور یکسوئی سے ۔
گہری نیند میں بیداری :- جیسے بیداری در خواب کی حالت میں
انسان کو خواب کا پتہ ہوتا ہے اسی طرح پھر بیداری کو لگاتار گہری
نیند کی حالت تک لے جا سکتے ہیں ۔ اور اس سے زیادہ ترقی کی جائے
تو گہری نیند میں بیداری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں ۔ سونے والا
سوتا ہوتا ہے ۔ مگر وہ عرش کے فرشتوں کو بھی دیکھ سکتا ہے ۔
یہ عالم لاہوت کا خواب ہوتا ہے ۔
گہری نیند میں "بیداری" کی حالت میں جو خواب ہوتے ہیں ۔
وہ سو فیصدی درست ہوتے ہیں ۔ اور ان کی صحت پر شک نہیں
کیا جا سکتا ۔
گہری نیند میں بیداری حاصل کرنے کے طریقے :-
خواب در خواب [illegible] حاصل کرنے کے بعد خواب سے بیداری کی
مشقیں [illegible] لوگ چند ہی دنوں کے بعد خود بخود [illegible] حالت
میں [illegible]
۲ - [illegible]
پھر سو جاؤ اور [illegible] خواب [illegible] شروع کر دیں ۔
مصنوعی خواب کی مشق [illegible] جب [illegible] خواب میں چلا جاتا
ہے تو اکثر اوقات [illegible] خواب میں [illegible] لگتا ہے ۔
اور دو تین یا پانچ منٹ میں [illegible] آ جاتی ہے ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گہری نیند میں خواب: یہ اولیاء اللہ کے خواب ہوتے ہیں اور ہمیشہ سچے ثابت ہوتے ہیں ان خوابوں میں وحدت کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ یہ اولیاء اللہ کے خواب ہوتے ہیں۔

اس سے آگے درجہ ہے گہری نیند میں گہرے تر خواب۔

اس کے بعد درجہ ہے بیداری در خواب حقیقت۔ یہ ایک طویل بیان ہے غرض یہ صرف ان آخری الفاظ سے ہے جن پر ختم ہو

"بیداری در خواب حقیقت"

یعنی انسان سو رہا ہو اور یقیناً سو رہا ہو مگر جب بھی اس کا دل چاہے وہ اپنے جسم کی "مکانیت" سے پورے ہوش کے عالم میں باہر نکل آئے گا اور عرش اعظم سے لے کر تحت الثریٰ تک جس مقام پر اسے جانا درکار ہو چشم زدن میں پورے ہوش عقل اور ادراک سے وہاں پہنچ جائے گا۔ یہ منزل ہے روح کی انتہائی پاکیزگی کا ایک مقام . . . اور . . . خواب کی روحانی مشقوں سے اس حالت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ نبیوں، رسولوں اور آئمہ علیہم السلام کی ذوات قدسیہ کو ہی یہ مقام فطرت سے ہی حاصل ہوتا ہے کہ عالم خواب میں بھی جب ان کا دل چاہے ہوش و حواس کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں۔

آپ نے پڑھا ہوگا کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ ہم سب سوتے ہوں تب بھی باطنی آنکھوں سے ہر چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہم سوتے جاگتے یکساں ہیں۔ عام گہری نیند میں انسان دنیا کے کسی خطے کی سیر کر سکتا ہے جیسا کہ خواب کے عالم میں اکثر

ہوتا ہے مگر عالم بالا کی سیر نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی شخص ایسا لفظ دعویٰ کرے یا کوشش کرے بھی۔ تو وہ بھی محض ایک خواب ہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پورے ہوش و حواس سے اولیا اپنے ارادے سے اپنے جسم سے باہر نکل جانا خاکی بشر کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ کام انبیاء اور آئمہ ہی کا ہے آپ کا نہیں ہے۔

علیؑ بستر رسولؐ پر سویا ہوا ہے۔ مکان کو چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر لیا ہے۔ گھر کو [illegible] کا عزم "بیداری در خواب حقیقت کی منزل" میں خطرات سے لڑنا ہے۔ دشمنوں کی بات کو دیکھ بھی رہا ہے اور نفس مطمئنہ ہے کہ نیند میں ہے۔ علیؑ ایسی مزے کی نیند سویا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور فرما دیا۔ لوگ کہتے ہیں الصلوٰۃ خیر من النوم اور علیؑ کی نیند کہہ رہی تھی النوم خیر من الصلوٰۃ کیا کہنا اس نیند کا جس پر شب بیدار عبادت قربان ہو رہی تھی۔ علیؑ کی عالم خواب کی عبادت کو فرشتوں کی ہزاروں عبادات نہ کر سکی۔ قرآن تو خواب تھا اللہ نے فرشتے جاگ کے پہرہ دے رہے تھے علیؑ مزے کی نیند سو رہا تھا اور فرشتوں کا سردار جبرئیل پہرہ دے رہا تھا۔

دس ہزار تلواروں کے سایہ میں [illegible] خطرات کی حقیقت سویا تھا عین [illegible] میں دشمن کو اپنی تلوار بخش دینے والے کو تلواروں کا کیا خوف؟

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ بول رہا تھا ۔ یا علیؑ اللہ والے مقام سے بول رہا تھا ۔
کچھ تھا ضرور کہ رسولؐ نے بھی بے تابی سے پوچھ لیا تھا کہ
میرے اللہ تو ہے یا علیؑ ؟ جو ناقہ باہر نکلا تھا ۔ وہ بھی علیؑ کا تھا ۔
علیؑ اللہ والے مقام سے رسولؐ کے ساتھ بول رہا تھا اور ہاتھ
بھی علیؑ کا تھا ۔ رسولؐ نے دنیا کی طرف نظر دوڑائی بستر رسالت پہ
علیؑ مسکرا رہا تھا ۔ عرش پہ دیکھا تو علیؑ کا لہجہ تھا اور علیؑ کا ہاتھ تھا ۔
وہاں بھی وہی تھا یہاں بھی وہی تھا ۔
سونے والے سے بیداری اور خواب حقیقت کی چادر اوڑھلی
تھی ۔ اور مقام قرب تحسین پہ چشم زدن میں پہنچ گیا تھا ۔
رسولؐ کی محبت کا بستر تھا اور مولاؑ کی ذات اس پہ آرام فرما
رہے تھے جب عبادت میں ہو تو عبداللہ جب ہو تو اسد اللہ اور عین اللہ
ہو گئی ہے ۔
جب خبر نبوت پہ سوار ہو تو حق نبھاتی ہے ۔
جب قتال حق کے میدان میں ہو تو یداللہ کے نعرے لگتے ہیں ۔
جب بزم میں ہو تو کل ایمان اور کرار غیر فرار کہلاتی ہے ۔
اور جب بستر پہ آرام پذیر ہو تو اللہ اس کا نفس خرید لیا کرتا
ہے اور فرشتے اس کے پہرہ دار ہوتے ہیں جو اللہ کے گھر میں پیدا
ہوا اسے اللہ کی رضا نہ ملے تو اور کیا ملے ؟
یہ بھی سچ کیوں نہ ہو قرآن ناطق تھا ۔ اس کا سخن یا وحی رسولؐ
تھا یا بستر رسولؐ ______ اور اس کا غلاف مزمل والی چادر تھی ۔
جو چادر علیؑ تان کے سوئے ہوئے تھے اگر یہ چادر رسولؐ کے

اوپر ہو تو رسولؐ کو اللہ فرماتا ہے ۔ " یا ایہا المزمل " ۔
اب وہی چادر علیؑ اوڑھ کے بستر رسولؐ پہ بھی رسولؐ کی شبیہ بن
کر مقصد رسولؐ بن کر سوئے ہیں اگر ان یا ایہا المزمل کے نام سے
یاد کر لیا جائے تو غلط نہ ہوگا ۔ بس یہ ایک ایسی نیند تھی کہ علیؑ
کا نفس ذات احدیت میں گھل مل گیا تھا اسی لئے تو اللہ نے ارشاد
فرمایا ۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ

علم ہیئت (نجوم)

علم نجوم کے مطابق سات آسمان ہیں اور ہر آسمان پر ایک
ستارہ ہے اسی بنیاد پر تمام کرۂ زمین کو سات حصوں میں تقسیم کر
کے ہر ایک حصہ ایک ستارہ کے ماتحت کر دیا ہے جیسا کہ
ہندو پاکستان بھی ایک حصہ ہے اور ستارہ زحل کے ماتحت ہے ۔
جناب سرگرو کا تذکرہ نت جس کے سبب سے ہر بات منکشف مشہود
ہے حدیث قدسی ہے ۔ لولاک لما خلقت الافلاک
اگر رسول اکرمؐ کی خلقت نہ ہوتی تو کچھ نہ تو افلاک عالم وجود میں
نہ آتے ۔ اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ۔ انا و علیؑ من نور واحد ۔
(میرا اور علیؑ کا ایک ہی نور ہے) تو افلاک کی تخلیق کا سبب
علیؑ کی ذات مقدس بھی ہوئی ۔
سائنس دانوں کا قول ہے کہ سورج ہماری زمین سے ۹ کروڑ
۲۸ لاکھ ۳۰ ہزار میل دور ہے اور اس کا وزن ہماری زمین
سے ۱۳ لاکھ گنا زیادہ ہے اس کی روشنی کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میل فی سیکنڈ ہے۔ ۸ منٹ اور کچھ سیکنڈ میں ہماری زمین تک اس کی روشنی پہنچتی ہے اس کا درجہ حرارت ایک کروڑ بیس ہزار ڈگری ہے۔ اس گرمی کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اگر سرورِ کائنات کی قوت ذرا بھی آفتاب پر سے اپنا اقتدار اٹھا لے تو یہ پوری کائنات ایک آن میں جل کر خاکستر ہو جائے۔

چاند میں کیا طاقت کہ سرورِ کائنات کی انگلی کے اشارے سے برداشت کر سکے نہ جبکہ اس عظیم قوت کے ساتھی "علیؑ" نے فریضہ نماز کی تکمیل کے لئے ڈوبتے ہوئے سورج کو اپنی منزل سے واپس پلٹا لیا تھا۔

سات ستارے ہیں۔ زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ زہرہ۔ عطارد۔ شمس۔ قمر۔ ان میں سب سے پہلے ... زحل ... خمسہ متحیرہ ہیں۔ یعنی یہ کبھی سیدھی رفتار میں چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال چلنے لگتے ہیں۔ اصطلاح نجوم میں جب ستارہ الٹی چال چلتا ہے تو اس کو "رجعی" اور جاتا کہتے ہیں۔

سورج اور چاند کا دنیا کی تخلیق میں بڑا دخل ہے۔ عالم نورانی میں بھی ایسا ہی ہے۔ "انا و علی من نور واحد"۔
نظام شمسی میں ۱۲ برج ہیں جن میں سیارے گردش کرتے ہیں نظام روحانی میں بھی ۱۲ امام ہیں جن میں نجوم الہی گردش کرتے ہیں۔ آفتاب کے تو محض مقام ۱۲ چاند ہیں۔ اگرچہ ہیولی کے لحاظ سے تمام کے نام جداگانہ ہیں مگر بلحاظ سیرت و صورت وحدت کردار مطلع منقطع باران کے باران ایک جیسے ہیں۔

اولنا قمر و اوسطنا قمر و آخرنا قمر و کلنا قمر۔
اللہ قرآن کریم میں سورج اور چاند کی قسمیں اٹھاتا ہے اللہ پھر ارشاد فرماتا ہے لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد۔

علم نجوم اور شانِ علیؑ

علم نجوم کو اگر مختصر انداز میں لکھنے کی کوشش بھی کریں تو کم سے کم سو صفحات درکار ہیں اور اگر نہ لکھوں تو شاید آپ یہ سمجھیں کہ راقم کو علم نجوم نہیں آتا۔ مگر اس امر میں قدرا پر معاملہ نہیں ہے کہ مجھے پاکستان کا سب سے بڑا استادہ شمش کیا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس مختصر سے رسالے میں نجوم کا مختصر سا بیان لکھ رہا ہوں۔ بلکہ قسمیں تو یہی نہیں اٹھایا کرتا۔ میں تو پہلے شہر کی قسمیں اس لئے اٹھاتا ہوں کہ شہر کے قدم اس کی گلیوں میں پڑے ہیں۔ گویا خداوند عزوجل بتا رہا ہے محبوب رسول کی قسمیں اٹھاتا ہے یا رسول والوں کی قسمیں کھاتا ہے کرتا ہے۔ والشمس والضحٰھا۔ والقمر اذا تلٰھا۔ شمس کی قسم اور اس کے ضحٰی کی قسم جو ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ چاند کی قسم یا اور چاند کے گھومنے والے کی قسم جو اس کے پیچھے پیچھے آئے۔ اللہ نے قمر کی اور کسی صفت کی قسم نہیں اٹھائی صرف شمس کے پیچھے پیچھے آنے کی قسم اٹھائی ہے۔ والقمر اذا تلٰھا۔ اسی صفت کو پسندیدہ فرمایا کہ جب پیچھے پیچھے آئے اور آنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلسے کی صفتیں سے کراتے تھے ۔
اللہ نے چاند کی بڑھائی پسند فرمائی ۔ شمس کی ٹھنڈک پسند
فرمائی ۔ صرف اتباع شمس میں اتنی محبوبیت تھی کہ اس ادا کی
قسم اٹھائی ۔

جس جگہ شمس غروب ہوتا ہے اسی جگہ ذرا اوپر قمر طلوع
کر دیتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ قمر کو شمس بھیجتا ہے کہ میرے
بعد اندھیرا ہو جاتا ہے کہیں ظلمت نہ چھا جائے ۔ جاؤ دنیا کو روشن
کرو ۔

سورج قریب غروب پہنچ کر قمر کو بلند کر دیتا ہے ۔ اور سارا آسمان
فلک ۔ اور جمیع نجوم و ثوابت کو بزبانِ حال کہتا ہے ۔ ھذا
اخی و وزیری و وصی اھلی ۔
اگر سورج کی زبان ہوتی اور وہ بول سکتا ہے ۔ تو یہ شعر کہہ دیتا
من کنت مولاہ فھذا قمرٌ مولاہ ۔

سورج غروب ہو رہا ہے اور چاند ذرا اوپر نظر آ رہا ہوتا ہے
بالکل اس طرح جیسے کہ جسم پر سر ہو ۔ گویا سورج کہہ رہا ہے ۔ یا
قمر انت منی بمنزلۃ الراس من جسدی ۔
سورج پیچھے ہے چاند اوپر ہے بالکل کعبے کا منظر پیش ہے
وہاں سورج پیچھے تھا چاند مہر نبوت پر سوار ہو کر بت شکنی کر رہا تھا ۔
چاند ۳ دن رہتا ہے ہلال اور پھر بن جاتا ہے قمر ۔ علیؑ
۳ دن کعبہ میں رہے جب بڑھ کعبہ سے نکلے ۔ تو چاند بن
کر نکلے ۔

علم الجبرا اور شان علیؑ

الجبرا کا مدار (لا) پہ ہے یعنی الجبرا کا وجود ہی لا سے ہے ۔
خدا کی الوہیت اور علیؑ کی ولایت امامت کو بھی لا کے سوا بیان
نہیں کیا جا سکتا ۔ الوہیت کی صفات بیان کرنے کے لئے لا کا لفظ
استعمال ہوا ہے ۔ جیسے لا الہ الا اللہ صفات خداوندی کو بیان کرنے
کے لئے پہلے لا اور بعد میں الا اکثر استعمال ہوا ہے ۔ لا منفی اور
الا مثبت جیسے منفی اور پھر مثبت ۔ یعنی جب خدا کی صفات کا ذکر ہوا
تو پہلے سب کی نفی کر دی گئی کہ لا الہ نہیں ہے کوئی خدا ۔ دنیا کے
کونے کونے میں تلاش کر لو کچھ نہیں ہے کوئی خدا الا اللہ سوائے
اللہ کے ۔ ۔ ۔ یہ ایک امر قیمتی ہے جو کہ لا اور الا سے جوڑ کر دو ۔
اس طرح مظہر صفات خدا علیؑ کی شان بیان کرنے کے لئے بھی
لا اور الا کا اکثر استعمال ہوا ہے جو انداز خدا کی صفات بیان کرنے
کا ہو سکتا ہے وہی مظہر صفات خدا کے لئے بھی ۔
الا سے پہلے لا اور الا کا استعمال ہوا ہے اور نفی کے ساتھ
لا فتی الا علی نہیں ہے کوئی جوان مرد سوائے علیؑ کے یعنی
کائنات میں علیؑ کے سوا کوئی جوان مرد ہے ہی نہیں سوائے
ہی نہیں ۔ ہو سکتا ہی نہیں الا علی ۔
فرشتوں نے آسمان سے صدا دی تو شروع کر دی الجبرا کی آیت ۔
لا فتی ۔ ۔ ۔ کوئی جوان مرد نہیں ۔ تو پھر ان کا حسن کہ جو انسان
اس وقت موجود تھے کیا فرشتوں کی نظر میں سب کے سب نامرد تھے ؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیر فرشتوں کی اپنی مرضی ۔

ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جہاں جہاں علیؑ کی صفات اور علیؑ کا شان بیان ہوا ہے لا کا استعمال ضرور ہوا ہے ۔

لا سیف ۔ الا ذوالفقار ہے کوئی تلوار مگر ذوالفقار ۔ مطلب کیا ہے کہ اس تاروں جیسے آسمان کے نیچے اور اس اللہ کی زمین کے احاطہ میں علیؑ جیسا کوئی مرد اللہ علیؑ کی ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں اور اس کی تلوار کے سوا ہر شئے کا ہے اور اس بھری دنیا میں اگر کچھ "الا" ہو سکتا ہے تو یا علیؑ کا وجود ہے یا اس کی تلوار ۔

نہیں اور اس کی تلوار کے سوا ہر شئے کا ہے اور اس بھری دنیا میں : کچھ "الا" ہو سکتا ہے تو یا علیؑ کا وجود ہے یا اس کی تلوار

رسول اکرمؐ کو اللہ نے ارشاد فرمایا ۔ ان لوگوں سے کہہ دو ۔ کہ لا اسئلکم علیہ اجراً میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا الا المودۃ فی القربیٰ سوائے اس کے کہ میرے قریبیوں سے محبت کرو یہاں بھی لا اور الا کا استعمال ہے ۔

قربیٰ کون ہیں ؟ جواب دو ۔ غور کرو ۔ قدرت سے کام لو سوچو سمجھو نزدیک کو عربی میں کہتے ہیں قریب ۔ اور جو بہت ہی قریب ہو گا اُسے کہتے ہیں ۔ اقرب یہاں سے لفظ "قربیٰ" انتہے قریبی کہ جنہیں رسولؐ تک بھی دوھک دھی دھک دھی ۔۔

نفسیات اور شانِ علیؑ

ہم نفسیات کی رو سے انسانی زندگی کے ابتدائی سات سالوں

کو جسم اور ذہن کی نشوونما کا بنیادی زمانہ کہا جاتا ہے ۔ اور اس میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے اور ٹھیک یہی وہ دور ہے ۔ جبکہ بچہ اپنے ماں باپ یا پرورش کرنے والے اور تربیت دینے والے کی پوری گرفت میں ہوتا ہے اسی دور میں انسانی عادات و خصائل کا اثر آخیر زندگی تک رہتا ہے ۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ دوں کہ یہ سات سالہ دور انسانی زندگی کے ستر سالہ دور کی اساس ہے ۔ بچے کی پرورش کرنے والے کی شخصیت کا نمایاں اثر اور عادات و خصائل کا عکس پھر بچے کی سیرت پر پڑتا ہے ۔

جاہل ماں باپ کی جہالت کا جبر بچے کے ذہن کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں بچے کے دل و دماغ پر "احساس کمتری" کا بھوت سوار ہو جاتا ہے ۔

احساس کمتری کا شکار ہونے والے انسان سے اسی دور میں ماں باپ کی جہالت کا شکار بنتے ہیں ۔

احساس کمتری کیا ہے ؟ گویہ ایک نتیجہ ہے جو پرورش کرنے والے لوگوں نے اپنی جہالت کے سبب بچے کے دماغ میں بھر دیا ۔

احساس کمتری کے نتیجہ میں سب سے پہلے اپنے وجود اور اپنی شخصیت کی طرف سے بے اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے بعد اچھے بھلے ماحول سے ۔۔۔۔

احساس کمتری کا مریض مذہب اخلاق ۔ خدا اور اپنی زندگی کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا رستے میں ہر ہر قدم پہ لا معلول یقین ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات یہی لا معلول یقینی شدید اخلاقی بغاوت کا روپ بدل لیتی ہے۔ اور اس کے بعد انسان دوسروں کو دکھ پہنچا کر اپنے اندر سکھ کا سامان پاتا ہے۔ دوسروں کو دکھ پہنچا کر خود خوش ہوتا ہے گویا دوسروں کو دکھ پہنچا کر اپنے "من" کو خوش رکھنے والے انسان کی ابتدائی تربیت اور پرورش جہالت کی گود میں ہوتی ہے۔ یہ ہے علم نفسیات کا کلیہ ۔ اور یہ چھوٹا سا ابتدائی فقرہ ہر نفسیات دان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی کلیہ کو سامنے رکھ کر آپ نے دربار خلافت ہی — اور لخت جگر رسول جناب سیدہ کو جو اذیت دی گئی اس کا نفسیاتی تجزیہ کیجیے اور اس کلیہ کی روشنی میں دیکھئے —

احساس کمتری کا بیج اسی ابتدائی سات سالہ دور تربیت میں بویا گیا ہے جہاں باپ کی کمزوریوں کا عکس ہے۔ ہر بات پہ "لولا علی لھلک عمر" کہنے والے کو احساس کمتری کا ہی مرض لاحق تھا کہ وہ اپنے آپ کسی حکومت اور کسی طرح فیصلہ صادر کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا تھا۔ اسے اپنے فیصلے پہ یقین ہی نہ تھا۔ اسی لئے تو اس پہ کائنات کا سہارا لے کر اپنی عدالت کا راستہ ہموار کرتا تھا۔

ایک طرف حضرت عمر کی احساس کمتری کا یہ عالم اور دوسری طرف حضرت علی کے یقین محکم اور مسلمہ حتمی ایمان کا یہ عالم کہ خود ارشاد فرمایا "اگر میرے سامنے سے تمام کا پردہ ہٹا دیا جائے ..."

تو بھی میرے یقین و ایمان میں کسی قسم کا اضافہ نہ ہوگا ۔

ذہن کے مبہم نظام کو سمجھنے کے لئے عرض کر دوں کہ خوف — غصہ — بیزاری — کنجوسی — حسد — رشک — رقابت — اپنی یا دوسروں کی موت کی طلب — اقتدار کی جنونانہ خواہش — حرص لالچ — ہوس — کمتری یا برتری کا احساس — خود بے زاری — وہم بے بنیاد خطرے — جنونانہ بڑ — غیر معمولی خاکساری — خطرناک تلون مزاجی — سخت بدمزاجی — بے تحاشہ رونا — بے تحاشہ ہنسنا — عالم بیداری کے خواب — پاگلانہ منصوبہ بندی وغیرہ وغیرہ —

یہ سب مختلف درجوں کی ذہنی بیماریاں ہیں اور یہ ذہنی بیماریاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بچپن میں فطری جذبات نشوونما نہیں ہونے پاتی ۔

اب آئیے ۔ اس کلیہ کی روشنی میں حضرت علی کی زندگی کا عکس ملاحظہ فرمائیے ۔ علی کی پرورش — صحبت دو عالم کی گود میں ہوئی — گویا زبان رسول چوس کر پلے — دن بھر رسول دو عالم کے پاس رہے۔ رات بھر بھی سرور کائنات کے پاس ! —

فخر کائنات اللہ سبحانہ الانبیاء کی تعلیم و تربیت ہر حال ہر وقت اور ہر آن تھی — تربیت کا یہی اثر تھا کہ علی جیسا انسان پھر دوسرا کوئی نہ ہو سکا —

اصول تھا کل چار ہیں علم — معرفت — شجاعت اور عدالت اور جناب امیر ان چاروں اصولوں کی انتہا تک پہنچ چکے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم — میں باپ مدینۂ علم کہلائے۔
اور ایک دن خود فرمایا کہ اگر میرے لئے مسند قضا لگا دی جائے
تو میں اہل توریت کو توریت سے۔ اہل انجیل کو انجیل سے۔
اہل زبور کو زبور سے اور اہل قرآن کو قرآن سے احکام
جاری کروں۔ قضایائے امیر المومنین علیہ السلام کا یہ عالم تھا کہ سب
خلفائے وقت ان کے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ کرتے ہی
نہیں تھے۔

ایک زانیہ کو حضرت عمر کے سامنے پیش کیا گیا جو حاملہ
بھی تھی۔ حضرت عمر نے فوراً سنگسار کر دینے کا حکم دے دیا۔
جناب علیؑ نے فرمایا۔ کہ اس عورت پر تو حد جاری کر سکتے تھے
نہیں اقتضا بیشتر اس بچہ پیدا نہیں ہے جو اس کے پیٹ
میں ہے۔

حضرت عمر نے فوراً اس کی آزادی کا حکم دے دیا۔
عقلمندی و زیرکی کا یہ عالم کہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں
کھایا۔ ہمیشہ موٹا لباس زیب تن فرمایا۔ موٹے آٹے کی
جو کی روٹی تناول فرماتے تھے۔ نان خورش بہت مختصر تھا کہ اگر
کوئی فقیر بھی اسے پسند نہ کرے۔
سچ تو یہ ہے۔ علیؑ کا بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے
جس کی تلوار نے ہر غزوہ اور جنگ میں اسلام کی آبرو رکھ
لی۔ علیؑ کی خلقت نور سے ہوئی۔ انا و علیؑ من نور واحد
علیؑ کی ولادت کعبہ میں ہوئی۔

علیؑ کی پرورش آغوش رسولؐ میں ہوئی۔
علیؑ کو تعلیم سرور کائنات نے دی۔
کائنات کے عظیم رسولؐ نے اپنے عظیم بھائی کو اخلاق تعلیم
اور روحانیت میں اپنا ہم پلہ بنا دیا۔
اسی لئے تو فرمایا۔ من کنت مولاہ فھذا علی مولا۔
ایک ماہر نفسیات علیؑ کی اجتماعی زندگی کی تاریخ پڑھ کر
علیؑ کی عظیم شخصیت کا بخوبی پتہ لگا سکتا ہے۔
اسی لئے تو مغربی مفکروں نے بھی علیؑ کے لئے ایک ایسا
فقرہ کہہ دیا۔ کہ اس فقرہ کے سمجھنے پر تاریخ کے حقائق کی
کتب پیچھے نظر آتی ہیں۔ کہا۔ کہ علیؑ وہ عظیم ہستی ہے
کہ اس کے فضائل کو معاویہ جیسا بدترین دشمن بھی نہ
چھپا سکا۔

علم مابعد النفسیات اور شان علیؑ

انسانی ذہن مختلف خیالات کی آماجگاہ ہے۔ انسانی ذہن
کیا ہے۔ منتشر خیالات کا مجموعہ ہے!
ایک ہی وقت میں ایک ہی دماغ میں بیسیوں خیالات
ابھرتے ہیں اور ڈوبتے ہیں۔ اور انسانی زندگی میں یہ سلسلہ
مرتے دم تک جاری رہتا ہے — یکسوئی ایک نعمت غیر مترقبہ
ہے۔ یکسوئی کا حصول بڑا ہی مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے — اگر
انسانی ذہن میں یکسوئی پیدا ہو جائے اور تمام خیالات کو یکجا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر کے صرف ایک ہی مرکز پہ ایک ہی مقصد پہ ۔ ایک ہی خیال پہ اور ایک
ہی نقطہ پہ اپنے ذہن کو مرکوز کر دیا جائے ۔ تو انسانی ذہن پہ سے
تمام پردے یکدم اٹھ جاتے ہیں ۔ اور بیری باطنی آنکھ کام کرنے
لگ جاتی ہے ۔ انسان کے منتشر الخیال ہو جانے کا یہ عالم ہے کہ اللہ
کی عبادت میں بھی اسے یکسوئی نصیب نہیں ہوتی ۔ نماز پڑھتے ہیں
بیسیوں خیالات اور بے ہنگم خیالات کا دھارا چھوٹ پڑتا ہے
اگر یکسوئی پیدا ہو جائے اور آپ صرف اللہ کی ذات
سے لو لگا کر نماز پڑھیں تو اس نماز کی بڑی منزلت ہے ۔
ارتکاز توجہ حاصل کرنے کے لئے صوفیائے کرام اور ماہرین
نفسیات نے کئی طریقے رائج کئے ہیں ۔ اور ان مشقوں سے
کمالات کا مظاہرہ کیا ہے ۔

میں نے بھی ان مشقوں سے فائدہ اٹھایا ہے جن مشقوں
کو میں سریع الاثر اور کامیاب ترین تصور کرتا ہوں وہ آپ کی خدمت
میں پیش کر رہا ہوں تاکہ ضرورت مند فائدہ حاصل کر سکیں ۔
صوفیائے کرام نے ارتکاز توجہ کی ایک ایسی مشق تجویز کی
ہے جس سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ۔
ارتکاز توجہ کے ساتھ یہ مشق عبادت بھی ہے ۔
اور میں نے اس مشق سے کمال فائدہ حاصل کیا ہے ۔ اس
عمل سے یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے ۔ باطنی آنکھ کھل جاتی ہے
اکثر خواب سچے آتے ہیں واقعات عالم کا قبل از وقت پتہ
چل سکتا ہے ۔ دور بیٹھے ہوئے دوست یا کسی عزیز کو متوجہ

شہر علم رسولؐ — باب مدینہ علم علیؑ
سلطان دین و دنیا رسولؐ — وزیر با تدبیر علیؑ
نبی اللہ رسولؐ اللہ تھے — علی "وصی" تھے

گویا میزان عدل سے تقسیم بالکل برابر برابر تل کر ہوئی تھی ۔
قوت برقیہ کے ۲ حصے ہیں ایک حصہ "نگیٹیو" کہلاتا ہے ۔
دوسرے حصے کو "الیکٹرون پروٹون" کہتے ہیں ۔
"نگیٹیو" مرکزی نور ہے یا جسے جسم نور کہہ دیا جائے اور
دوسرا حصہ اس کا بہ حیثیت نفس ہے یعنی مرکز نور سے نکلنے
والی قوت ۔

نگیٹیو اور الیکٹرون ایک دوسرے سے بالکل الشمس و القمر
رہتے ہیں ۔ مرکز نور سے "الیکٹرون" قوت حاصل کرتا ہے ۔
اور پھر اسے آگے تقسیم کرتا ہے ۔ جس طرح علیؑ نے رسولؐ
سے لیا اور مخلوق میں تقسیم کیا ۔ علیؑ باب مدینہ علوم ہیں ۔
جو کچھ دنیا والوں کو رسالت کی بارگاہ سے ملا ۔ علیؑ کی معرفت ملا ۔
مشیت کا یہ فیصلہ ہے کہ مرکز نور جس قدر طاقتور ہوتا ہے
اس کی الیکٹرون بھی اتنے ہی طاقتور ہوتے ہیں ۔
رسول اکرمؐ بھی مرکز نور ۔ نور اول ۔ بلکہ نور کل ۔ تو
ان کے الیکٹرون میں بھی قوت کل ہوگی اسی لئے تو قدرت
اس قدرت کو "کرار غیر فرار" کے نام سے یاد کیا ۔
یعنی ایسی قوت جو کسی بھی لات سے ہٹ نہیں سکتی اور
جھک نہیں سکتی ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنکھوں سے پانی جاری ہو کر بہنے دیں۔ آنکھیں اس کا نشانہ بنتی
رہتی ہیں اور دل میں فرحت اور دماغ میں سکون ملے گا۔ اللہ
کے اور کوئی خیال نہ ہو جس قدر وقت آسانی سے مشق کریں
اتنی دیر کریں متواتر مشق سے جب آپ ۲۵ منٹ ... آنکھ
جھپکائے بغیر بصارت جمنے لگے۔ مکمل یکسوئی سے ... اور ...
سے اسم جلالہ اللہ کو دیکھ سکیں تو عمل مکمل سمجھیں۔
ابتدا میں آنکھوں میں جلن پیدا ہو گی۔ مشق ... کو
دھندلا ہو گا۔ آنکھوں سے پانی جاری ہو گا۔ مگر آپ مشق کے
عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ جب آپ ۴۵ منٹ تک
یکسوئی سے دیکھ سکیں۔ تو اس کے بعد دوسرا ... شروع کریں
... فرصت کا وقت ہو کر کامل یکسوئی سے ... دل کی ...
خیال کریں اور تصور یہ کریں کہ آپ کا دل ... آپ
کے سامنے موجود ہے اور اس پر اسم جلالہ ... لکھا ہوا
ہے۔ لکھا ہے۔ جب آپ اپنے دل پر اسم جلالہ ... ۴۵
منٹ تک آسانی سے دیکھ سکیں گے اور ...
کوئی خیال نہ ستائے گا تو آپ عمل مکمل کر چکے ہیں ...
آپ کو آپ کا دل ذرا سی یکسوئی کے بعد نور کا ...
نظر آنے لگے اور بجلی و حرارت کی لپیٹ کی طرح انتہائی ...
سے آپ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے کسی شخص کو جب
بھی تصور کریں گے تو وہ حسین حالت ... آپ کو
... حالت ... آ سکے گا۔

تجربہ ہے۔ تجربات کو گئی کئی ہیں اور آج دن بھی کرتا ہوں
مگر پہلا تجربہ یہ ہے کہ میرا لڑکا آصف عباس لاہور میں زیر
تعلیم ہے۔ میرا دل ایک دن سخت متفکر تھا اور کسی انجانے
سبب سے میں بڑا اداس تھا۔ اور یہ بات بھی ان روحانی
مشقوں کی بدولت تھی کہ میرے لڑکے کو لاہور میں سخت بخار
تھا۔ اور میں یہاں اداس ہو گیا۔ چنانچہ میں نے دل کی کیفیت
پر اپنے بیٹے کے تصور کو جمایا۔ تو مجھے بستر پر کراہتا اٹھا
اور وہ بیچ یا نیچے نظر آیا۔ بار بار کروٹیں بدلتا تھا۔
دو منٹ یہ منظر دیکھنے کے بعد میں اور بھی زیادہ پریشان
ہو گیا کیونکہ بیدل ... بات ... صحیح ... لاہور جانے
کا ارادہ کیا مگر کسی اندرونی طاقت نے سختی سے روکا۔ بارہ
بجے کے قریب میرا لڑکا ... میں مبتلا ہو کر خود ...
پہنچ گیا تھا۔

ارتکاز توجہ کی دوسری مشق

"تخیلات"

فرصت کے اوقات یا سونے کے وقت مکمل خاموشی
اور سکون کے عالم میں بستر پر لیٹ جائیے۔ آنکھیں بند کر
لیں۔ خیالات کو دونوں ابروؤں کے درمیان مرکوز کر
دیں۔ اور تخیل ... کی ... میں دونوں ابروؤں
کے درمیان ... ناک کی ... اور خیال ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی پریشانی سے یہ ہوا کہ چند دنوں کی مسلسل کوشش سے آپ دونوں
ابروؤں کے درمیان جلی حروف سے اسم اعظم "علی" لکھا ہوا
اور آنکھیں بند کرنے پر آپ کو واضح طور پر "علی" لکھا ہوا
نظر آئے گا۔

اب اس کے بعد دوسرا قدم اٹھائیں کہ تِل کی (ن)
کو سورج کی ٹکی تصور کریں اور پختگی خیال کے ساتھ اس
یکسوئی کے ساتھ "ی" میں سورج کی ضیا پیدا کریں۔
اس قدر واضح روشنی ابھاریں جس قدر طلوع ہوتے وقت
سورج میں روشنی ہوتی ہے اگر آپ نے "ی" کو سورج
کی ٹکیہ تصور کر کے ۱۵ منٹ تک مسلسل اسے دیکھ لیا۔ اور
ٹکیہ میں ۱۵ منٹ تک یہ تصور روشنی قائم رہی تو عمل
مکمل ہے میں نے ۲ سال کی محنت کے بعد عمل مکمل کیا تھا
اس کے اثرات یہ ہیں کہ کسی آدمی کی طرف یکسوئی سے
اگر آپ دیکھیں گے تو وہ شخص بے ساختہ آپ کی طرف
دیکھنے پر مجبور ہو گا۔ اگر مشق بڑھ گئی اور آنکھوں میں
تمام طبعی قوت بتمام و کمال ابھر آئی تو آپ کے ایک
بار کے دیکھنے سے انسان تو انسان حیوان بھی کھچ کر آپ
کے پاس چلے آئیں گے۔
دنیا آپ کو سلام کرے گی۔ آپ ایک مکمل و جامع مقناطیسی
شخصیت ہو جائیں گے اس مشق کے بعد میں نے جس شخص کی طرف
نیم آنکھیں لگا کر ۳ سے ۴ منٹ کے لئے یکسوئی سے دیکھا

وہ میرا تابع ہو گیا۔ اور گہری باطنی بات چلا گیا عمل تنویم کو
میں نے اسی مشق کے ذریعہ اپنایا
آنکھوں میں اس قدر قوت آ گئی کہ ایک بار ٹکٹکی باندھ
کر اور منتشر خیالات کو سمیٹ کر ایک آئینے کی طرف دیکھ اور
تصور کیا کہ یہ فوراً ہی ٹوٹ جائے گا۔ میری حیرت کی
انتہا نہ رہی جب کہ ۵ منٹ کے اندر ہی آئینہ چیخ کر دو
ٹکڑے ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی تھاٹ ریڈنگ کی قوت میں حیرت انگیز
اضافہ ہوا۔ صحیح تشخیص مرض کے لئے مجھے کسی آلے کی
مدد لینے کی ضرورت نہ رہی اور نہ ہی حالات مرض دریافت
کرنے کی حاجت رہی بلکہ ایک اجنبی قوت دماغ میں کوند
جاتی۔ اور مرض کا صحیح نام میرے ذہن میں کوند جاتا۔
مابعد النفسیات کی بیسیوں مشقیں ایسی ہیں جن میں سے
اکثر میں بھی کر چکا ہوں۔ مگر ان سب کا مختصر
بیان بھی گنجائش سے باہر ہے اس لئے باقی مشقوں کا ذکر نہیں کیا
جا رہا۔

البتہ یہ عرض کرنے میں باک نہیں ہے کہ ان ریاضتوں
کے بعد الہام سے مجھے اثبات کا ضرور ہوتا ہے۔
مستقبل بینی۔ تھاٹ ریڈنگ۔ انتقال افکار اور شخصی
مقناطیسیت ان مشقوں کے اثرات کی ادنیٰ سی جھلک
ہیں۔ اگرچہ اس ضمن میں ایک مفید کی حیثیت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رکھتا ہوں - مگر اپنے ماحول میں میری بھی پوجا ہوتی ہے -
یہ ہے مابعد النفسیات کی عارضی مشقوں کے بعد انسانی شعور کا ارتقاء ـــــ ایک گنہگار اور خطا کار انسان جب ان عارضی مشقوں سے تجلیات کا مرکز بن جاتا ہے تو کیا کہنا اس نور کامل کا - یہ مظہر العجائب والغرائب تھا -

سورج کا انگلی کے اشارے سے پلٹ آنا -
مدینے سے چشم زدن میں خیبر پہنچ جانا -
بچپنے میں اژدر کا چیر دینا -
زمین سے نہیں کرنا -
ایک ہی رات چالیس جگہ مہمان ہونا -
دنیا کی ہر شے پہ تصرف ہونا -

اور ایک یہودی کے غیرت دلانے پر مٹی کی دیوار کو سونے کی دیوار بنا دینا - یہ ساری باتیں اس نور کامل کے لئے کوئی عجیب نہیں اور اس نور کامل کے ان معجزات پر تعجب کا اظہار ـــ محض کم عقلی کی دلیل ہے - وہ تھا ہی مظہر العجائب والغرائب -

اس کے کس کس کام پر تعجب کیا جائے ؟
جب کہ اسی کے پاک اسم کو اپنے ہونٹوں کے درمیان ورد کرنے سے انسانی شعور میں جلا آ جاتی ہے اور دریا [illegible] جاتے ہیں -

فاعتبروا یا اولی الالباب

علم البرق اور شانِ علیؑ

سائنس کی اصطلاح میں نور کو الیکٹریسٹی کہتے ہیں یعنی قوت برقیہ - ارباب سائنس کو مادہ کے اجزا کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ برقی قوت یعنی "نور" کے الیکٹرون اور پروٹون کے بغیر مادہ کے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ اتصال قبول نہیں کر سکتے - اس انکشاف سے یہ پتہ چلا کہ مادہ کی خلقت سے پہلے نور یعنی برقیہ قوت کا موجود ہونا ضروری ہے جو مادہ کے اجزا کو ملا دے اسی لئے تو خدا نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا - مادہ کا تمام کمال نور پر منحصر ہے اگر نور نہیں تو مادہ بے حس ہے بے جان ہے جب تک کسی جسم میں نور ہے اور اس کے کمالات کا ظہور ہوتا ہے اس وقت تک جسم اپنا فرض ادا کرتا ہے ہر قوت اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہے - انسانی جسم کو دیکھئے - عقل انسانی ابتداء سے اسی اپنے جسم کے سربستہ رازوں کو کھولنے میں کوشاں ہے انسانی جسم پر کتنی ریسرچ ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی مگر آج تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ انسان کی صحت و مرض کے اصول کیا ہیں - جسم پر نور کا عمل تصرف ہے یعنی نور ہی سے ان مادی جسموں میں محض نور کا جلوہ برقی ہے جیسے نور کسی مادہ کو ایسا بنا دے کہ اس کے کرشمے سمجھنے سے عقل انسانی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عاجز ہو وہ نور خود کیسا ہوگا؟
اسی لئے تو جناب امیرؑ کا ارشاد ہے کہ ہمیں خدا نہ کہو کہ خدا نہیں ہیں مگر خدا کے سوا تم ہمیں جو کچھ کہہ سکتے ہو کہو۔ پھر بھی تم ہماری اصلیت کو نہیں پا سکو گے۔
علمائے سائنس کا متفقہ فیصلہ ہے کہ دنیا میں یہ تمام گلکاری قوت برقیہ کی وجہ سے ہے۔ پتھروں میں سختی اسی سے ہے۔ پانی میں روانی اسی سے ہے پھولوں میں خوشبو اسی سے ہے پھلوں میں رس اسی سے ہے جانوروں میں دوڑ دھوپ اسی سے ہے جسم انسانی میں چہل پہل اسی سے ہے۔
خدا نے اس نور کو پیدا ہی اس لئے کیا تھا کہ اس نور کے ذریعے سے اس کی معرفت ہو اس نور کے کمالات دیکھ کر قدرت الہی کا پتہ چلے۔ دنیا میں جو کچھ ہے وہ نور کی بدولت ہے۔ مگر یہ نور ایک نہیں بلکہ دیکھنے میں ایک ہے اور عمل میں ۲ ہے۔ یہ ایک ہے مگر یہ ۲ ہے یہ دو ہے مگر یہ ایک ہے اس کی دو قوتیں ہیں۔ الیکٹرون اور پروٹون اور جب تک یہ دو قوتیں نہ ملیں۔ نور پیدا ہی نہیں ہوتا۔ نور کو اللہ نے جب بھی دنیا میں بھیجا ۲ کرکے بھیجا۔ کیونکہ اس کے سوا چارہ کار نہیں تھا نور اولین کو بھی جب قدرت نے دنیا میں بھیجا۔ انا و علیؑ من نور واحد۔
قدرت ایسا کرنے پر مجبور تھی۔ قدرت نے کائنات کی تخلیق سے پہلے ہی اس ایک نور کے ۲ حصے کر دیئے۔ کیونکہ کائنات

کی تخلیق اور مکان و زمان کا تعین دو نکات کے سوا ناممکن اور محال ہے۔
یہ نکات کیا ہے؟ مکان اور زمان کا مجموعہ ـــ!
آپ ۲ نقطے فرض کریں • ——— •
ان دو نقطوں کے درمیان میں جو خلا ہے وہ مکان کہلائے گا اور ایک نقطے سے دوسرے نقطے تک سمجھنے میں جتنا وقت لگے گا وہ زمان کہلائے گا۔ یہ کائنات کیا ہے۔ دو نقطے ہیں۔ ایک عرش کا نقطہ اور دوسرا فرش کا نقطہ۔ ان دونوں نقطوں کے درمیان جو خلا ہے جو وسعت ہے اس میں جو بستیاں ہیں جو شمس و قمر ہیں۔ جو افلاک ہیں۔ جو کہکشاں ہے۔ یہ سب کچھ اس خلا میں واقع ہیں۔ اور ازل تا ابد جو وقت گزر رہا ہے یہ زمان ہے۔
کائنات کے اس مکان و زمان کو قائم کرنے کے لئے دو نقطوں کا تصور ضروری تھا تب ہی تو کائنات کی تخلیق ممکن تھی۔ اسی لئے قدرت نے اس نور اولین کو ۲ حصوں میں تقسیم کیا۔ اور نور کے ان دو نقطوں سے کائنات کا تصور پیدا ہوا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔
یہ ۳۶ سورج جو سائنس نے دریافت کئے ہیں۔ یہ شمس اور ستارے۔ یہ ۱۸ ہزار عالمین۔ یہ ۷ افلاک اور اختیارات آسمانی۔ یہ تمام مادی چیزیں یہ سب کے سب طفیل ہیں محض۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کشش ہے ثقل

یہ رنگ ہے بو

یہ عرش ہے فرش

سب کچھ اس نور کے صدقے میں بنا۔ اور نور "کن" کے دو
لفظوں کے ذریعے ہی تخلیق ہوا۔

یہ نور کہاں رہا؟ — عرش کے نیچے

اور عرش کسی تخت کا نام نہیں ہے اور نہ ہی کرسی کسی نشستگاہ
کا نام ہے بلکہ عالم امکان کے وہ بلند ترین حصے ہیں جن کو سمجھنا
فہم انسانی سے بالاتر ہے۔

عرش سے کم درجہ ہے کرسی کا — اور اس کی تعریف یہ ہے۔
وسع کرسیه السماوات والارض — کرسی کی اتنی وسعت
ہے کہ وہ تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش
اس سے بالاتر ہے جس کی وسعت کرسی سے بھی زیادہ ہے سوائے
راسخون فی العلم کے کوئی اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ
سکتا۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ عالم امکان کی آخری
حد کا نام ہے عرش! جس کے نیچے محمد و آل محمد تسبیح کرتے تھے۔
اس نوری مخلوق نے عرش کے نیچے ۹ ہزار سال تک اللہ کی
عبادت کی اس عبادت کا ثواب کیا ہوگا؟

اس نور کے ایک جزو کے ایک آن واحد کے عمل کا ثواب
عبادت الثقلین سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ بھی ہماری سمجھ سے
باہر ہے تو بھلا ۹ ہزار سال کی عبادت کا اجر ہم کیا سمجھ سکیں گے

اسی لئے تو بتایا نہیں گیا، کہ ہم سمجھ نہیں سکتے تھے۔ اگر مختصر بتایا
بھی گیا تو اس چھوٹی اجر کا نام ہے "اللہ کی رضا"۔ اب اگر سمجھ لو
تو تمہاری خوش قسمتی!

میرے دوست! تم نور کو تسلیم کرو یا نہ کرو۔ مگر دنیا کے
سائنس دانوں کا علم جس قدر بڑھتا جا رہا ہے وہ نور کی حقانیت
کو تسلیم کرتے جا رہے ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ
فزکس کے صدر فرماتے ہیں کہ ایٹم بم اور فضائی مصنوعی سیاروں
کے مسلسل تجربات سے یہ پتہ چلا ہے کہ کائنات میں جب کچھ
بھی نہ تھا۔ اس وقت ایک نور کا شعلہ چمکا اس سے فضا
میں ایک دھماکہ ہوا اور اس شعلہ نور سے الیکٹرون اور پروٹون
ذرات نوری مثبت و منفی، فضا میں پھیل گئے۔ جن کے آپس
میں ملنے سے چیزیں وجود میں آگئیں۔ چاند سورج بنا۔
ستارے بنے۔ کہکشاں بنی اور دنیا بنی اور جب نور کا زور
کم ہوگیا۔ تو الیکٹرون اور پروٹون آپس
میں ملے اور یہ کائنات وجود میں آگئی۔ یہ ایک ایسا
شعلہ تھا جس کی کنہ ذات تک انسانی فکر نہیں پہنچ سکتی۔
لیکن قدرت و حکمت مطلقہ نے سمجھا دی اور فرمایا کہ
وہ ایک نور تھا بہت ہی جامع اور مکمل ——— جو سبب تخلیق
موجودات بنا۔ اسے اللہ نے کہہ دیا۔ لولاک لما خلقت الافلاک
——— اور رسول اکرم نے مزید توضیح فرمائی اول ما خلق اللہ نوری
سمجھنے والوں کے لئے اتنا اور سمجھانے کی کوشش فرمائی ———

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

انا و علیؑ من نور واحد

اب آئیے علم البرق پر ایک اچھوتی سی نظر ڈال کر شمع ایمان کو فروزاں کیجیے کہ بجلی جو بجلی گھروں میں مہیا کی جاتی ہے اس میں سے ۲ تار نکلتے ہیں ایک مثبت کہلاتا ہے اور دوسرا منفی۔ یہ دونوں تار ایک ''سوئچ'' میں لگ جاتے ہیں جن سے دنیا کے سارے قمقمے روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی اصول پر تمام تاروں کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ یہ برق کا ضابطہ جو نسبت ہے اور کتنی عظیم ہے وہ خدا جس نے اسی ضابطے کے ماتحت نور اولین کو خلق فرمایا۔

انا و علیؑ من نور واحد

رسولؐ قوت مثبت اور علیؑ قوت منفی

رسولؐ نے رسالت کا بوجھ اٹھایا۔ علیؑ نے ان کی تصدیق کی

امام جماعت رسولؐ بنا — امام امت علیؑ بنا۔
حق کی طرف رسولؐ نے بلایا — سینہ سپر علیؑ رہا۔
قرآن کے لفظ رسولؐ لے آئے — تفسیر علیؑ نے کی۔
سپہ سالار اسلام رسولؐ بنا — علمدار علیؑ رہا۔
رحمت کی آنکھ پر رسولؐ — غضب کا پیکر علیؑ۔
زبان سے جہاد رسولؐ نے کیا۔ — تلوار سے جہاد علیؑ نے کیا۔
جنت و نار کے مالک رسولؐ — قسیم النار والجنۃ علیؑ

شہر علم رسولؐ — باب مدینہ علم علیؑ
سلطان دین و دنیا رسولؐ — وزیر با تدبیر علیؑ
نبی ''رسولؐ'' کہتے — علی ''وصی'' کہتے

گویا میزان عدل سے تقسیم بالکل برابر برابر کی ہوئی تھی۔ قوت برقیہ کے ۲ حصے ہیں ایک حصہ ''نیوکلیس'' کہلاتا ہے۔ دوسرے حصے کو الیکٹرون پروٹون ''نیوٹرون'' کہتے ہیں۔ جسم نور کہہ دیا جاتا ہے اور ''نیوکلیس'' مرکز نور ہے یا جسے یعنی مرکز نور سے نکلنے والی قوت۔ دوسرا حصہ اس کا یہ حیثیت نفی ہے۔ بالکل انسانی تفکر نیوکلیس اور الیکٹرون ایک دوسرے سے ''الیکٹرون'' قوت حاصل کرتا ہے۔ ہوتے ہیں۔ مرکز نور سے الیکٹرون اور پھر اسے آگے تقسیم کرتا ہے۔ جس طرح خدا نے رسولؐ سے لیا اور مخلوق میں تقسیم کیا۔ علیؑ باب مدینہ علوم ہیں۔ دنیا والوں کو رسالت کی بارگاہ سے ملا۔ علیؑ کی معرفت ملا۔ سائنس کا یہ فیصلہ ہے کہ مرکز نور جس قدر طاقتور ہوتا ہے اسی کے الیکٹرون بھی اتنے ہی طاقتور ہوتے ہیں۔ حق تو یہ ہے رسول اکرمؐ ہیں مرکز نور۔ نور اول۔ بلکہ نور مطلق۔ ان کے الیکٹرون میں بھی قوت کل ہونی چاہیے اسی لیے تو قدرت نے اس قدرت کو ''کرار غیر فرار'' کے نام سے یاد کیا۔ یعنی ایسی قوت جو کسی بھی قوت سے ہٹ نہیں سکتی اور جنگ نہیں سکتی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الیکٹرون اور مرکز نور ایک ہیں دو اور دو میں ایک ہوتے
ہیں یہ جدا کر دیئے جائیں تو دو ہو جائیں۔ اکٹھے کر دیئے ہیں۔
ایک ہو جائیں۔ سرورِ ذیشان نے بھی اسی بات کی تشریح فرمائی
ہے تحریک بجلی۔ جسم جیسی روح کی روشنی۔ دمک جیسی
——— یہی الیکٹرون کا ثبات ہیں زندگی کا "سبب" ہیں
اپنے مرکز نور سے لے کر تمام قسم کے مادوں میں حیات قائم
کرتے ہیں۔ رسول اکرم کی ان روحانی قوتوں میں یہی یہی
بات ہے۔ ذوات مقدسہ زندگی تقسیم کرنے والے ہیں
اسی لئے حی مطلق ہیں۔ جس سے تعلق توڑ قطع کر لیں۔
ان کو موت آ جاتی ہے جن سے تعلق اور وابستہ کر لیں
ان کو زندگی ملتی ہے۔

یہ ذوات زندگی کے تقسیم کرنے والے ہیں زندگی موت
خوشی غم صحت مرض تقدیر تدبیر سب انہیں کے اختیار
میں ہے۔

اسی بات کی وضاحت مولائے کائنات جناب امیر
علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

انا دحوت ارضہا — میں نے زمین کا تختہ بچھایا
وانشأت جبالہا — میں نے پہاڑوں کی میخوں کو قائم کیا۔
وفجرت عیونہا — میں نے چشموں کو جاری کیا
وشققت انہارہا — میں نے نہروں کو شق کیا

واضحیت شمسہا — میں نے سورج کو ضیاء بخشی
واطلعت قمرہا — میں نے قمر کو طلوع کیا۔
وانا بحر القمقام الزاخر — اور میں قدرت کا ایک موجیں مارنے والا سمندر ہوں۔

انا الاول۔ انا الآخر۔ انا الظاہر۔
انا الباطن وانا بکل شیء علیم۔
اور جس جس شئے پر لفظ شئے کا اطلاق ہو سکتا ہے
میں اس کا عالم ہی نہیں اوّل۔ علیم اوّل۔

تمت بالخیر

(طاہر آرٹ پریس انارکلی لاہور)

خوشنویس محمد نواز لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas